عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل
جلد نمبر: ۱ / شمارہ نمبر ۱۶
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

ختم نبوة

Human body testifies to divine truth

This is the pattern of air tubes in the lungs of all human beings. The pattern has been worked out with extreme precision on a computer in Saudi Arabia. The air pipes are distributed in the shape of the declaration of the Islamic creed in the Arabic language that affirms the Oneness of Allah and the Prophethood of Muhammad (P.B.U.H.). It reads "La Ilaha Illallahu-Muhammad-ar-Rasulullah". There is no deity but Allah and Muhammad (P.B.U.H.) is the Messenger of Allah.

This discovery is no surprise. Allah has revealed in the Holy Qur'an:-

"We shall show them Our portents on the horizons and within themselves until it will be manifest unto them that it is the truth" - (Qur'an 41:53)

(Photo by courtesy of Dr. Syed Ashrafuddin, Jeddah, Saudi Arabia.)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں
انسانی جسم بھی خدا کی خدائی کی تصدیق کرتا ہے۔

یہ انسانی پھیپھڑوں میں پائی جانے والی ہوا کی نالیوں کی تصویر ہے۔ یہ تصویر سعودی عرب میں کمپیوٹر کے ذریعہ صد درجہ درستگی کیساتھ بنائی گئی ہے۔ ہوا کی نالیوں کی تقسیم عربی زبان کے لحاظ سے اسلامی عقیدہ کی بنیاد (کلمہ طیبہ) کی طرز پر ہوئی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق ہوتی ہے۔ ہوا کی نالیوں کا یہ نقش واضح طور پر پڑھا جاتا ہے۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" یہ دریافت حیرت زدہ کرنے والی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ترجمہ "ہم عنقریب انکو اپنی (قدرت کی) نشانیاں انکے گردونواح میں بھی دکھادیں گے اور خود ان کی ذات میں یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ قرآن حق ہے۔" (آیت ۵۳ سورۃ حمٓ السجدہ)۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ الذاریات آیت ۲۱ میں فرمایا ہے۔ ترجمہ "اور خود تمہاری ذات میں (نشانیاں) ہیں تو کیا تم کو دکھائی نہیں دیتا۔"

آسمانی کتابوں پر قرآن کریم کی برتری

سابقہ آسمانی کتابوں کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری انکی قوموں پر ڈالی گئی تھی جبکہ قرآن کریم کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اخوت و محبت اور اسلام

اسلام، پیغمبر اسلام اور گورو نانک

جہادِ کشمیر — اسرائیلی اور قادیانی کمانڈوز کے حربے

پاکستان ایک مسلم ملک

لیکن حکومت کی سرپرستی میں قادیانیت کی تبلیغ

گیارھویں سالانہ کُل پاکستان

۲ روزہ ختم نبوت کانفرنس

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

۱۷/۱۸ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات، جمعہ شب و روز

زیرِ صدارت: امیر مرکزیہ مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

جس میں مُلک بھر کے علماء، مشائخ، تمام مکاتب فکر کے زُعماء خطاب فرمائیں گے۔ شمعِ رسالت کے پروانوں سے بھرپور شرکت کی استدعا ہے

شعبۂ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (صدر دفتر ملتان پاکستان)

رابطے کے لیے: ملتان فون نمبر 40978 — ربوہ فون نمبر 966

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰	۱۰ تا ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ ۲۰ تا ۲۶ ستمبر ۱۹۹۱ء شمسی	شمارہ نمبر ۱۶

مدیر مسئول ـــــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱: حمد باری تعالیٰ ـــــ ۴
۲: اداریہ ـــــ ۵
۳: حضورؐ کی محبت اور اطاعت ـــــ ۶
۴: اخوت و محبت ـــــ ۹
۵: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا ایک وعظ ـــــ ۱۲
۶: اسلام، پیغمبر اسلام اور گرو نانک ـــــ ۱۴
۷: تقسیم دولت اور اسلام ـــــ ۱۵
۸: آسمانی کتب پر قرآن کی برتری ـــــ ۱۶
۹: جہاد کشمیر ـــــ ۱۹
۱۰: اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۱
۱۱: لندن میں علماء کنونشن ـــــ ۲۱
۱۲: پولیس نے بدنام کتابچے کے پبلشر و معاون کو گرفتار کر لیا ـــــ ۲۲
۱۳: ملک عطاء محمد خانقاہ سراجیہ انتقال فرما گئے ـــــ ۲۳
۱۴: قادیانیت نام ہے اسلام سے بغاوت کا ـــــ ۲۳
۱۵: بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ـــــ ۲۳
۱۶: اقوال گل ـــــ ۲۳
۱۷: یہ ہے قادیانی مذہب ـــــ ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 776337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــ طابع: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۱۰۳ نیو ٹاؤن کراچی

حمد

سورۃ "الفاتحہ" کی آیات پر مبنی

رخسانہ نکہت
لاڑکی ام ہانی۔ بکھنؤ

تیرے ہی نام سے آغاز ہے اللہ اللہ
تیری رحمت پہ ہمیں ناز ہے اللہ اللہ
لائقِ حمد تری ذات ہے یا رب میرے
دو جہاں تیری کرامات ہے یا رب میرے
تیری رحمت پہ ہمیں ......

حشر کے دن کا تو ہی مالک و مختار خدا
تجھ سے کرتے ہیں دعا خود سے نہ کر ہم کو جدا
تیری رحمت پہ ہمیں ......

جز ترے کوئی عبادت کا سزاوار نہیں
ماسوا تیرے مرا کوئی مددگار نہیں
تیری رحمت پہ ہمیں ......

سیدھی سی راہ دکھا ہم کو ہدایت دے دے
ہاں وہی راہ جو انعام کی دولت دے دے
تیری رحمت پہ ہمیں ......

جن پہ ہے تیرا غضب اُن سے بچانا یا رب
نہ تو گمراہ کی راہوں پہ چلانا یا رب
تیری رحمت پہ ہمیں ناز ہے اللہ اللہ

پاکستان ایک مسلم ملک ۔ لیکن حکومت کی سرپرستی میں قادیانیت کی تبلیغ

اگر پاکستان میں لادینی اور سیکولر حکومت ہو جیسی بھارت میں ہے اور وہاں کسی مذہب کو آزادی دی جائے گروہ جو چاہے سو کرے تو شاید ہی اس پر کوئی اعتراض کرے سوائے اس کے کہ کوئی گروہ مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز اور دل آزار حرکت کرے۔ مسلمان خواہ وہاں تھوڑے ہوں یا زیادہ وہ کسی گروہ کی ایسی حرکتوں کو برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے برخلاف پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے جو کلمہ طیبہ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر معرض وجود میں آئی ہے۔ لیکن اسی اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر حاصل کی گئی مملکت میں ایک ایسے گروہ کو جو ایک جھوٹے مدعی نبوت کا پیروکار ہے نہ صرف تبلیغ کرنے کی کھلی آزادی ہے بلکہ اس کی سرپرستی بھی کی جارہی ہے خبر ملاحظہ فرمایئے:

"کراچی (رپورٹ مسعود انور) حکومت کی جانب سے مسلسل وعدوں اور قادیانیوں کی جانب سے واویلے کے باوجود ملک میں قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لیے باقاعدہ سرکاری سرپرستی جاری ہے۔ اس کا ایک مظاہرہ جمعہ اور ہفتے کو کراچی میں جرمنی میں ہونے والے قادیانیوں کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کو براہ راست ریلے کرکے کیا گیا۔ ڈیفنس سوسائٹی میں واقع قادیانیوں کے مرکزی ریسٹ ہاؤس میں جمعہ کو پونے چھ بجے شام سے نو بجے تک مرزا طاہر کی تقریر ٹیلیفون کے ذریعے ریلے کی گئی۔ جس میں خطبہ جمعہ اور افتتاحی خطاب بھی شامل تھا جبکہ ہفتے ڈھائی بجے دن کو خواتین کے لیے خصوصی پروگرام ریلے کیا گیا۔ اتوار کو ساڑھے چھ بجے شام اختتامی تقریب ریلے کی گئی۔ کراچی میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ عام کو نشر کرنے کی تقریب کی ایک اور خصوصیت پولیس گاڑیوں کی جانب سے افراد کو ریسٹ ہاؤس تک لانے اور لے جانے کی سہولت تھی۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کا کراچی میں امیر منظور شاہ کراچی پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔ انکواش وچھتی بنانے والی کمپنی کی طرف سے رعائتی قیمتوں پر اسٹال بھی لگایا تھا۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کی جانب سے پاکستان میں ان پر ظلم وستم کے بارے میں بیرون ملک اکثر پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے اور اس بناء پر جرمنی میں خصوصی طور پر قادیانیوں کو سیاسی پناہ فراہم کی جاتی ہے جبکہ قادیانی وہ واحد گروہ ہے جس کو اسرائیل میں تبلیغ کی مکمل آزادی ہے اور ان کی اسرائیل ہر فورم پر مکمل حمایت کرتا ہے۔ دوسری جانب پنجاب میں قادیانیوں کی پر تشدد کارروائیوں کی بناء پر کئی مسلمان شہید ہوچکے ہیں"

(جسارت کراچی، یکم ستمبر ۱۹۹۱ء)

یہ ٹھیک ہے کہ قادیانیوں کے پاس امریکہ، برطانیہ اور یہودیوں کی نام نہاد سلطنت اسرائیل کا دیا سب کچھ ہے اور یہ بات بھی شاید غلط نہ ہوگی کہ پاکستان پر امریکی سیاست حاوی ہے۔ ہم سب کو ناراض کرسکتے ہیں لیکن امریکہ کو نہیں۔ یہاں پر ہونے والی اتھل پتھل، اتار چڑھاؤ، شکست وریخت اور ادل بدل میں امریکہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اب جبکہ روس کی سیاست امریکہ کے تابع ہوچکی ہے تو میدان میں صرف امریکی شہسوار رہ گیا ہے وہ جو چاہے من مانی کرے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

قادیانی پہلے برطانیہ کے لاڈلے اور چہیتے تھے اب وہ امریکہ اور اسرائیل کے لاڈلے اور چہیتے ہیں۔ یہی وہ لاڈلا ٹولہ ہے جس نے امریکہ کو پاکستان کی امداد بند کرانے پر مجبور کیا۔ یہی وہ لاڈلا ٹولہ ہے جس نے قادیانیوں پر ظلم کا رونا رو کر پاکستان اور یہاں کے مسلمان عوام کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اور پاکستان پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا لیکن اس کے باوجود ہماری حکومت قادیانیوں کو اتنی رعایتیں اور سہولتیں فراہم کررہی ہے کہ جتنی سہولتیں اور رعایتیں پاکستان کے اکثریتی عوام کو بھی حاصل نہیں ہیں۔ ہم ایک عرصہ سے حکومت کو متوجہ کررہے ہیں لیکن حکمرانوں کی ہٹ دھرمی بڑھتی ہی جارہی ہے۔

گذشتہ عید کے موقعہ پر حکومت نے قادیانیوں کے جھگوڑے پیشوا اور سابق صدر ضیاء الحق سمیت ۲۸ جرنیلوں اور اعلیٰ فوجی افسروں کے قاتل مرزا طاہر کا نام نہاد خطبہ عید برطانیہ سے براہ راست ریلے کرنے کی اجازت دی اور اب سالانہ جلسہ جسے قادیانی ظلی حج کہتے ہیں۔ اس میں مرزا طاہر نے جو تقریر کی اسے نہ صرف ریلے کرنے کی اجازت دی بلکہ کراچی میں متعین ایک اعلیٰ فوجی افسر نے پولیس کی گاڑیاں بھی قادیانیوں کو فراہم کیں۔ ظاہر ہے کہ یہ حکومت کی اجازت سے ہی ہوا ہوگا۔ اگر نہیں تو حکمرانوں نے اس کا نوٹس کیوں نہیں لیا، اور اس پولیس افسر کو گرفتار کرکے اس کے خلاف کارروائی کیوں نہ کی گئی۔ یہ بھی بتایا جائے کہ تبلیغی جماعت ایک ایسی تنظیم ہے جس کا سیاست اور فرقہ واریت سے کوئی تعلق نہیں۔ رائے ونڈ میں اس کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اس اجتماع کیلئے حکومت کیا کیا سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ اگر تبلیغی اجتماع کو سہولتیں نہیں دی جاتیں تو قادیانی جو اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں نیز وہ غیر مسلم تو ہیں خصوصاً امریکہ اور یہودیوں کے جاسوس ہیں انہیں یہ سہولتیں کیوں دی جارہی ہیں۔ ہمارا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ حکومت قادیانیت نوازی ترک کرے اور جن افسروں کی ملی بھگت سے یہ سہولتیں دی گئیں ہیں انہیں برطرف کرکے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور کراچی کا پولیس افسر جس نے پولیس گاڑیوں کا ناجائز استعمال کیا اسے ملازمت سے برطرف کیا جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت

بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی دامت برکاتہم

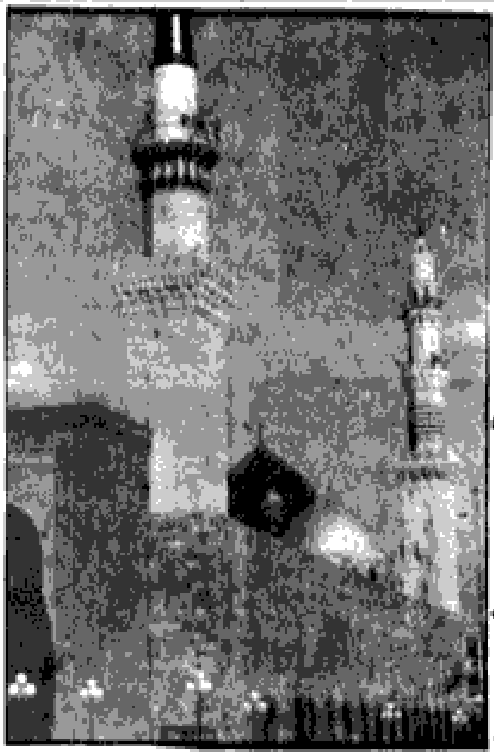

تمام امت پر جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنا واجب ہے اسی طرح آپ کی سنت کا اتباع کرنا اور آپ کے ساتھ محبت کرنا نیز آپ کی خیر خواہی قبول کرنا اور آپ کی تعلیم و توقیر کا بجالانا اور آپ کے حقوق کا ادا کرنا بھی لازم و ضروری ہے۔

چنانچہ سلف صالحین کے وہ ارشادات ملاحظہ ہوں جن سے ان کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و شوق کا پتہ چلتا ہے اور ان حضرات کے نزدیک اتباع سنت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ کو زندہ کیا اور جس نے مجھ کو زندہ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ پسندیدہ جاری فرمایا اور آپ کے بعد جن طریقوں کو آپ کے خلفاء نے جاری فرمایا ان کا اختیار کرنا کتاب اللہ کی تصدیق اور اللہ کی اطاعت پر عمل کرنا دین الٰہی کی قوت ہے اور اس میں نہ کوئی کچھ گھٹا بڑھا سکتا ہے اور نہ اس میں کسی کو تبدیلی کا حق ہے۔ اور نہ کسی کو ایسے شخص کی رائے میں نظر کرنا جائز ہے جو اس کی مخالفت کرے جس نے اس کا اقتداء کیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس کے ذریعہ چاہی وہ منصور ہوا۔ اور جس نے اس کی مخالفت کی اور طریق مومنین کے علاوہ کسی اور طریقہ کا اتباع کیا اس کو اللہ تعالیٰ ادھر ہی پھیر دے گا۔ جدھر وہ پھرا ہے۔ اس کو دوزخ میں جھونک دے گا جو برا ٹھکانا ہے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سنت میں تھوڑا سا عمل کرنا بدعت میں بہت سے عمل کرنے سے بہتر ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ہم کو اہل علم کی ایک جماعت سے یہ بات پہنچی ہے کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑنا نجات ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جب انھوں نے حج میں قران کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میں لوگوں کو منع کرتا ہوں اور تم اس کو کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں کسی کے کہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک نہ کروں گا۔ نیز انہیں سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نہ تو میں نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہوں۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سنت میں میانہ روی اختیار کرنا بدعت میں بہت سی محنت اور کوشش سے بہتر ہے۔

ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قولاً و فعلاً سنت کو اپنے اوپر حاکم بنائے گا وہ حکمت کی بات کہے گا۔ اور جو شخص ہوائے نفسانی کو اپنے اوپر حاکم بنائے گا وہ بدعت کے ساتھ کلام کرے گا۔ اور سہل تستریؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب کے تین اصول ہیں، اول اخلاق و افعال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتداء کرنا دوسرے اکل حلال اور تیسرے تمام اعمال میں نیت کا خالص کرنا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں ایک ایسی جماعت کے ساتھ تھا جو غسل کرنے کے لیے برہنہ ہو کر پانی میں گھس پڑی اور میں نے اس حدیث پر عمل کیا کہ "جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ بلا تہبند حمام میں داخل نہ ہو" تو اسی شب میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اے احمد! بشارت حاصل کرو کہ سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے حق تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی اور تم کو امام بنادیا۔ کہ لوگ تمہارا اقتدا کریں گے تو میں نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں جبرئیل ہوں!

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ بے شک میرے نزدیک ابو طالب کا اسلام قبول کرنا اپنے والد ابو قحافہ کے اسلام لانے سے زیادہ خوشی کی تھا اس لیے کہ ابو طالب کے اسلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ خوشی ہوتی۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عباسؓ سے عرض کیا

کہ آپ کا اسلام لانا مجھ کو اپنے والد خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب تھا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا۔

اور کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی محبت کا کیا حال ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ آپ میرے نزدیک مال، باپ اور اولاد سب سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ میرے نزدیک ایسے محبوب ہیں کہ جیسے پیاس کی حالت میں پیاسے کو ٹھنڈا پانی محبوب ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں ایک دفعہ سُن ہو گیا تو کسی شخص نے ان کو بتلایا کہ آپ اس شخص کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو تو آپ کی تکلیف جاتی رہے گی۔ چنانچہ آپ نے محمدؐ کہا تو اسی وقت ان کے پاؤں کی تکلیف جاتی رہی۔

عبدہ بنت خالد بن معدان بیان کرتی ہیں کہ جب بھی خالد بن معدان بستر پر آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ مہاجرین و انصارؓ کا نام لے لے کر یاد فرماتے اور ان سے ملاقات کی تڑپ ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہی لوگ میری اصل و فرع ہیں اور انہیں کی جانب میرا دل مشتاق ہے اور ان کی تڑپ میں ایک عرصہ گزر گیا۔ سو اے اللہ مجھ کو جلد اپنے پاس بلا لے اور وہ برابر یہی کلمات کہتے رہتے یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی اور اسی حال میں سو جاتے۔

اور مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے عرض کیا کہ میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی جانب سے پردہ ہٹا دیجئے تاکہ میں اس کی زیارت کر لوں۔ چنانچہ انہوں نے پردہ ہٹایا تو وہ عورت اس قدر روئی کہ وہیں جاں بحق ہو گئی۔

اور جب اہل مکہ زید بن دثنہ کو قتل کرنے کے لیے حرم شریف سے باہر لے گئے تو اس وقت ابو سفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ اے زید میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم اس بات کو محبوب رکھتے ہو کہ اس وقت تمہارے عوض ہمارے پاس محمدؐ ہوتے اور ہم ان کی گردن مار دیتے اور تم آرام سے اپنے اہل و عیال میں بیٹھے ہوتے تو زید نے کہا کہ واللہ میں تو اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تشریف فرما ہیں اس جگہ آپ کو ایک کانٹا بھی لگے اور میں بیٹھا رہوں اس بات کو سن کر ابو سفیان نے کہا کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو ایسا محبوب رکھتا ہو جیسا کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامات

جاننا چاہیے کہ جو شخص کسی کو محبوب رکھتا ہے تو وہ اس کی موافقت کو ہر چیز پر ترجیح دیتا ہے ورنہ وہ اپنی محبت میں سچا نہیں بلکہ کاذب اور مدعی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وہی شخص سچا ہے جس میں علامت ظاہر ہو۔

۱: آپؐ سے محبت کی پہلی علامت یہ ہے کہ تنگی اور فراخی، خوشی و ناخوشی کی ہر حالت میں آپؐ کا اقتدا کرے اور آپؐ کی سنت پر عمل کرے۔ اور آپؐ کے اقوال و افعال کا اتباع کرے۔ اور آپؐ کے احکام کو بجا لائے اور آپؐ کے نواہی سے اجتناب کرے اور آپؐ کے اخلاق و آداب کے ساتھ متأدب و متخلق ہو اور اس کی دلیل حق تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، تم کو اللہ دوست رکھے گا)۔

۲: نیز آپؐ سے محبت کی علامت یہ بھی ہے کہ اپنی اغراض نفس و اغراض نفسانی کے مقابلہ میں آپؐ کی لائی ہوئی شریعت کو ترجیح دے جس کی جانب آپؐ نے تحریض و ترغیب فرمائی ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کے اس وصف کی خاص طور پر مدح فرمائی ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں

ویؤثرون علیٰ انفسهم ولو کان بهم خصاصة۔

ترجمہ: اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو)

۳: نیز آپؐ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اللہ کو راضی کرنے کے لیے مخلوق کو ناراض کرے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بیٹے اگر تم سے ہو سکے تو اس میں صبح و شام کرو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو کوئی میری سنت کو زندہ کرتا ہے وہ مجھ کو محبوب رکھتا ہے اور جو مجھ کو محبوب رکھتا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ پس جو کوئی اس صفت

حدیث شریف کی معروف اور مستند کتاب

آثار السنن

تالیف: علامہ محمد بن علی النیموی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۲۲ھ

اردو ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

مولانا محمد اشرف فاضل مدرسہ علوم وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پہلی بار اصل متن اور ترجمہ کیا شائع کیا جا رہا ہے۔ طلباء اور عوام الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگا دیئے گئے ہیں ترجمہ نہایت آسان سلیس اردو اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے ہر حدیث کا حوالہ مع باب و صفحہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔ ضروری اور اہم مقامات پر مختصر اور مفید حواشی درج کیے گئے ہیں۔ دینی مدارس کے طلباء اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید ہے۔

عمدہ طباعت، خوبصورت جلد، قیمت ۱۵۰/۰ روپے

آثار السنن مع التعلیق الحسن مکمل

محققہ و مصححہ

مولانا محمد اشرف فاضل مدرسہ علوم وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اعراب، تخریج اور تحقیق کے ساتھ معیاری کتابت

عمدہ طباعت، خوبصورت اور مضبوط جلد۔

قیمت: ایک سو روپے

مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

کے ساتھ متصف ہے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت رکھنے والا ہے اور جو کوئی ان میں سے بعض امور کی مخالفت کرتا ہے اس کی محبت ناقص ہے۔

۴: نیز آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ کو کثرت سے یاد کرے اس لیے کہ جو شخص کسی کو محبوب رکھتا ہے تو اس کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔ من احب شیئا اکثر ذکرہ مشہور مقولہ ہے۔

۵: اور آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ کے دیدار اور آپ سے ملاقات کا شیدائی ہو۔ کیونکہ ہر حبیب اپنے حبیب کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ چنانچہ اشعریین کا وفد جب آپ سے ملاقات کے لیے مدینہ منورہ کو چلا ہے تو راستہ میں وہ لوگ یہ رجزیہ اشعار پڑھتے تھے ؎

غداً نلقی الاحبہ
محمداً وصحبہ

ترجمہ: ہم کل دوستوں سے ملیں گے۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔

اسی طرح جب حضرت بلال کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان کی اہلیہ کے منہ سے یہ کلمہ نکلا ''واحزناہ'' ہائے رے غم، تو انہوں نے فوراً کہا واطرباہ غداً القی الاحبہ محمداً وحزبہ۔ واہ رے خوشی کل اپنے دوستوں سے ملوں گا یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوگی۔ نیز اسی طرح کے کلمات عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے اپنی شہادت سے پہلے نکلے تھے۔

۶: آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جب آپ کا ذکر گرامی آئے تو آپ کی تعظیم و توقیر بجا لاوے اور جب آپ کا نام نامی سنا جاوے تو انکسار اور فروتنی ظاہر کرے۔ چنانچہ اسحاق تجیبی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی آپ کی وفات کے بعد جب بھی آپ کا ذکر کرتے تو ان پر فروتنی اور انکسار غالب ہوتا اور ان کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور آپ کے فراق میں رونے لگتے تھے اور اکثر تابعین کی بھی یہی حالت تھی کوئی تو غلبہ محبت اور شوق میں ایسا کرتا تھا اور غلبہ ہیبت اور توقیر کے سبب اس حال میں ہو جاتا تھا۔

۷: آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہر اس چیز کو محبوب رکھے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب رکھا ہو اور ہر اس شخص کو محبوب رکھے جس کو آپ نے محبوب رکھا ہو خواہ وہ آپ سے تعلق رکھنے والا ہو یا آپ کی اولاد میں سے جیسے آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اجمعین اسی طرح ہر اس شخص کے ساتھ عداوت رکھے جس کو آپ نے مبغوض رکھا ہو۔ اور برا کہا ہو۔ کیونکہ جو شخص کسی کو محبوب رکھتا ہے تو وہ اس کو بھی محبوب رکھتا ہے جس کو وہ محبوب رکھتا ہے۔

چنانچہ ہمارے اسلاف کی سیرت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مباحات اور عادات حتیٰ کہ خواہشات میں بھی اسی شے کو محبوب رکھتے ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے۔

۸: نیز آپ سے محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ اس شخص کو برا جانے اور مبغوض رکھے جس کو اللہ اور اس کا رسول برا جانیں اور مبغوض رکھیں اور اس شخص کو دشمن رکھے جس کو خدا دشمن رکھتا اور اس شخص سے جدا رہے اور کنارہ کشی اختیار کرے جو آپ کی سنت کا مخالف ہو اور اس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی ہو اور جو امر آپ کی شریعت کے خلاف ہو اس کو ہرگز گوارا نہ کرے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم۔

ترجمہ: جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو) اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام جنہوں نے آپ کی خوشی کے لیے اپنے کافر دوستوں کو قتل کیا نیز اپنی اولاد اور اپنے آباؤ اجداد سے قتال کیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے جو عبداللہ بن ابی ابن سلول کے صاحبزادے اور مخلص صحابی رضی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو اس کا یعنی اپنے باپ کا سر لے آؤں۔

۹: آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ قرآن پاک کو محبوب رکھے اور اس کا محبوب رکھنا یہ ہے کہ اس کی تلاوت کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کو سمجھے اور آپ کی سنت کو محبوب رکھے۔ اور اس کے حدود پر قائم رہے۔

سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ محبت الٰہی کی نشانی یہ ہے کہ قرآن کریم کو محبوب رکھے۔ اور محبت قرآن کی علامت یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھے اور محبت رسول کی علامت یہ ہے کہ آپ کی سنت کو محبوب رکھے اور محبت سنت کی علامت یہ ہے کہ آخرت کو محبوب رکھے اور محبت آخرت کی علامت یہ ہے کہ دنیا کو مبغوض رکھے اور بغض دنیا کی علامت یہ ہے کہ زاد آخرت کے علاوہ اس سے کچھ ذخیرہ نہ رکھے۔

۱۰: نیز آپ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آپ کی امت کے ساتھ شفقت و محبت کے ساتھ پیش آوے اور ہر امر میں ان کی خیر خواہی اور نفع کو مد نظر رکھے اور ان کی مضرت کو دفع کرنے میں کوشش کرے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مومنین پر شفیق و مہربان تھے۔

۱۱: اور آپ سے کمال محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہو اور فقر سے متصف ہونے کو ترجیح دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جو شخص مجھ کو محبوب رکھتا ہے اور اس کی جانب فقر بیماری کے اس سیل سے بھی زیادہ جلد پہنچتا ہے جو بلندی سے پستی کی جانب جاتا ہو

باقی ص ۲۶ پر

ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی
اسلامی یونیورسٹی، بہاولپور

اخوت و محبت

سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم پہلو

اپنے دین و ایمان کی خاطر انہیں اپنا گھر بار، وطن، سازوسامان اور تجارت وغیرہ کو چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ہزاروں کتابیں، سینکڑوں مقالے مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں، محققین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر ہر پہلو کو اپنی بساط کے مطابق اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بسا اوقات کسی معاشرہ کے مخصوص حالات یا علاقائی ضرورتیں کسی مخصوص پہلو کی اہمیت کا زیادہ شدت سے احساس دلاتی ہیں۔ آج امت مسلمہ کے لیے عموماً اور پاکستانی معاشرہ کے لیے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اس پہلو کو نمایاں کرنے کی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ جس میں مسلمانوں کو اخوت و محبت، ایثار و ہمدردی کا لازوال درس ملتا ہے۔

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باہمی اخوت و محبت کا اس کثرت سے ذکر ملتا ہے کہ یہ اسلامی معاشرہ کا شعار بن گیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں تمام مسلمانوں کے ساتھ جس اخوت و محبت و رحمت کا برتاؤ کیا وہ سیرت کا ایک روشن پہلو ہے۔ قرآن کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کو مختلف اسالیب سے بیان کیا ہے۔ مثلاً سورۃ توبہ کی یہ آیت:

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم (التوبہ: ۱۲۸)

ترجمہ: تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آئے ہیں تمہاری تکلیف ان پر گراں گزرتی ہے، تمہاری بھلائی کی شدت سے خواہش رکھتے ہیں، اہل ایمان کے ساتھ بہت مہربان اور رحم دل ہیں۔

اسی طرح سورۃ آل عمران میں ہے:

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم (آل عمران ۱۵۹)

تربیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محبت کی قدر و قیمت صحابہ کرام کے دلوں میں پوری طرح اجاگر کر دی تھی وہ سب مل کر اس کی قدر کرتے تھے اس نعمت کے حصول کے

ترجمہ: یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بہت نرم دل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی تربیت بھی اسی انداز سے فرمائی کہ ان میں جذبہ رحمت و اخوت پروان چڑھے، ایثار و ہمدردی پیدا ہو اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل پائے جس میں انسانیت کی قدر و قیمت پائی جاتی ہو۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں غالب ہوں، صحابہ کرامؓ میں اخوت و محبت کی ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں جو آج بھی دلوں میں حرارت پیدا کر کے آمادۂ عمل کرتی ہیں۔

قرآن حکیم میں امت مسلمہ کے تمام افراد کو خواہ وہ کوئی زبان بولتے ہوں کسی خطہ یا علاقہ میں رہائش پذیر ہوں کسی بھی نسل یا خاندان سے تعلق رکھتے ہوں، سب کو ایک جماعت اور ایک امت قرار دیا ہے۔ دنیا بھر کے وہ تمام افراد جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر عقیدہ رکھتے ہوں۔ اور ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رسالت اور تمام تعلیمات پر ایمان رکھتے ہوں ایک ہی امت کے ارکان تسلیم کیے گئے ہیں۔ یہ ارکان باہم مل کر علاقائی، جغرافیائی اور لسانی عصبیتوں اور تنگ نظریوں سے بلند تر ہو کر ایک عالمگیر اور آفاقی امت کی تشکیل کرتے ہیں۔ ان کے درمیان کلمۂ جامعہ صرف اسلام ہے۔

سورۃ الحجرات میں صحابہ کرام کے کردار کو بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کا شوق و محبت کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے، دل منور ہیں اس کا نتیجہ ہے کہ انہیں کفر، فسق اور عصیان سے سخت نفرت ہے۔ ان صفات کو بیان کر کے قرآن حکیم بتاتا ہے کہ ان صفات و کردار کے حامل افراد ہی ہدایت یافتہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل و انعام ہے۔ (الحجرات ۷، ۸)

اسی سورۂ مبارکہ کی آیت نمبر ۱۰ میں قرآن کریم تاکید کے ساتھ کہتا ہے کہ:

انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون

ترجمہ: یقیناً اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان مصالحت کراؤ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔
(سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

اس آیت مبارکہ کے پہلے حصہ میں اصولی طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ اہل ایمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دوسرے حصہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کبھی کسی موقعہ پر بھائیوں میں اختلاف ہو جائے یا باہمی رنجش کی نوبت آ جائے تو اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے باہمی نزاع کو ختم کرائیں۔ ان کے درمیان مصالحت کرا دیں۔ آیت مذکورہ میں اصلحوا امر کا صیغہ ہے۔ اصول فقہ کے قاعدہ کے مطابق یہ وجوب کے لیے ہے۔ تیسرے حصہ میں کہا گیا ہے کہ اپنے دلوں میں تقویٰ پیدا کرو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے دروازے تمہارے کھول دے گا۔ اس آخری حصہ میں دو باتیں بہت جامعیت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں ایک یہ کہ اگر متقی بن کر رہو گے تو معاشرہ میں اخوت و محبت کا سرمایہ بھی برقرار ہو گا اور اصلاح احوال کی کوششیں بھی کامیاب ہوں گی۔ دوسرے یہ مفہوم بھی پنہاں ہے کہ اگر تم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا جو بھائیوں، بھائیوں کے درمیان نزاع کا باعث ہوا یا قتل و خون کا سبب بنا۔ یا تم نے محض تعصب کی وجہ سے قبائلی، علاقائی یا سیاسی مصلحتوں کی خاطر کسی پہلو سے اس فتنہ و فساد میں حصہ لیا تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب سے نہیں بچ سکتے۔

حدیث نبوی میں مسلمانوں کی باہمی اخوت و محبت کو انتہائی جامع انداز میں ایک خوبصورت مثال دے کر اس طرح بیان کیا ہے۔

مثل المومنین فی توادھم وتراحمھم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد

مسلمانوں کی مثال باہمی اخوت و محبت اور جذبۂ رحمدلی میں جسم واحد کی طرح ہے کہ اگر جسم کا کوئی عضو درد و تکلیف میں مبتلا ہو تو سارا جسم بخار اور درد کی بے چینی کو محسوس کرتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں اخوت و محبت کی مثال اس طرح بیان فرمائی ہے۔

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً

مسلمانوں کا باہمی تعلق اس قدر مستحکم ہوتا ہے جس طرح کسی عمارت کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوتا ہے۔

ان مذکورہ مثالوں سے اہل ایمان کے باہمی رشتہ اور تعلق کے استحکام کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے یا حادیث مسلمانوں کے درمیان صرف باہمی برادرانہ تعلقات ہی کو واضح نہیں کر رہی ہیں بلکہ باہمی تعلق ولایت کی بھی ترجمانی کر رہی ہیں قرآن حکیم نے مسلمانوں کے درمیان باہمی رشتہ اخوت کو بھی بیان کیا ہے یعنی اہل ایمان آپس میں ایک دوسرے کے مخلص، قابل اعتماد، دکھ درد میں شریک، معین و مددگار اور خیر خواہ دوست ہوتے ہیں۔

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض
(التوبہ: ۷۱)

اہل ایمان مرد و خواتین آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ کو جن کی تربیت و تعلیم براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی قرآن کریم ایک دوسرے کا ولی قرار دیتا ہے۔

ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا اولئک بعضھم اولیاء بعض

وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) پناہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہی لوگ باہم دگر ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

قرآن حکیم کی تعلیمات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا یہ اعجاز تھا کہ مختلف علاقوں اور رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک وحدت بن کر ابھرے۔ اوس و خزرج کے قبائل جو طویل عرصے سے باہمی جنگوں اور خونریزی میں مبتلا تھے ایک دوسرے کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ قبول اسلام کے ساتھ اخوت و محبت کے ایک عظیم رشتہ میں منسلک ہو گئے۔ صدیوں کی دشمنیاں ختم ہو گئیں انہی لوگوں نے باہم مل کر اسلام کی ترویج و اشاعت کا وہ عظیم کارنامہ انجام دیا جو تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے اور جسے کوئی مورخ نظر انداز نہیں کر سکتا۔

اہل ایمان کے درمیان باہمی اخوت و محبت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے سورہ آل عمران میں اس نعمت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا اور تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے طفیل بھائی بھائی بن گئے۔ (آل عمران: ۱۰۳)

اس آیت مبارکہ میں اخوت و محبت کی نعمت کو دو مرتبہ

مُفت مشورہ برائے خدمتِ خلق،
ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، و ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص مردانہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ
و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔
حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
بھانڈی چوک۔ محلہ غلام محمد آباد، فیصل آباد۔ پوسٹ کوڈ 38900

ذکر کیا گیا جس سے اس نعمت کی عظمت واہمیت کا اظہار ہوتا ہے تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نعمت عظمیٰ کی قدر وقیمت صحابہ کرامؓ کے دلوں میں پوری طرح اجاگر کردی تھی وہ نہ صرف یہ کہ اس کی دل سے قدر کرتے تھے بلکہ عملاً اس عظیم نعمت کے حصول کی جدوجہد بھی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپؐ کے ساتھ ہجرت کرکے آنے والے اہل مکہ بھی تھے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کرنے والوں پر عرصۂ حیات تنگ کردیا گیا تھا۔ قبول اسلام کی پاداش میں کونسا ظلم تھا جو ان بے چاروں پر نہ ڈھایا گیا ہو۔ اہل مکہ کی تمام تر کوشش یہ تھی کہ جن لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے وہ اپنے دین سے پھر جائیں اور اہل مکہ کے کافرانہ نظام کو پھر سے قبول کرلیں لیکن جن لوگوں نے ایمان کی لذت کو محسوس کرلیا تھا اور جن کے دل نور ایمانی سے منور ہوچکے تھے۔ ان کے لئے دنیا کی ہر مصیبت کو برداشت کرنا آسان تھا۔ وہ اپنے دین کو کسی صورت نہیں چھوڑ سکتے تھے۔ اپنے دین وایمان کی حفاظت کی خاطر انہیں اپنے گھربار، وطن، سازوسامان اور تجارت وغیرہ کو چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی۔ مکہ مکرمہ سے جب یہ مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو ان کے لئے کچھ معاشی مسائل بھی تھے اور کچھ معاشرتی مسائل بھی معاشی مسئلہ تو کوئی اتنا بھیانک نہیں تھا جو حل نہ کیا جاسکتا ہو۔ البتہ معاشرتی مسئلہ ذرا خطرناک تھا۔ اگر اسلام کا پیدا کردہ جذبۂ اخوت ومحبت انصار ومہاجرین میں نہ ہوتا۔ اور باہمی تعاون اور خیرخواہی کی بنیادیں نہ ہوتیں تو یہ لوگ کبھی بھی ایک امت کے طور پر نہ ابھرتے، بلکہ اس بات کا خطرہ تھا کہ ان کے باہمی اختلافات اور جھگڑے انہیں تباہ کردیتے۔ اس لئے مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے آنے والے مہاجرین کا تعلق عدنانی عربوں سے تھا جو مکہ مکرمہ اور حجاز کے صحرائی علاقوں میں آباد تھے۔ یہ لوگ بدویانہ زندگی کے عادی تھے ان کی عادات واطوار میں صحرائی قوم کے اثرات تھے۔ ان کی تہذیب وتمدن میں رسوم ورواج میں خشک صحرائی علاقوں کی تہذیب رچی بسی ہوئی تھی دوسری طرف مدینہ منورہ میں آباد اوس وخزرج کے قبائل کا تعلق قحطانی عربوں سے تھا۔ پہلے یہ لوگ یمن میں آباد تھے اور زراعت پیشہ لوگ تھے۔ اہل یمن زراعت اور نظام آبپاشی میں بہت ترقی یافتہ تھے۔ انہوں نے اپنی زمینوں کی آبپاشی کے لئے ایک عظیم الشان بند تعمیر کر رکھا تھا۔ جو تاریخ میں سد مآرب کے نام سے مشہور ہے۔ پانی کی فراوانی اور عمدہ زراعت کی وجہ سے یہ لوگ خوشحال تھے سیل عرم کے مشہور سیلاب نے جب تباہی مچائی تو یہاں سے ان کے بہت سے قبائل ترک وطن کرکے ایسے علاقوں میں آباد ہوگئے جہاں قابل کاشت زمینیں تھیں اور آبپاشی کے لئے پانی موجود تھا۔ قحطان کے ایسے ہی بعض قبائل مدینہ منورہ میں بھی آکر آباد ہوگئے جہاں انہوں نے زراعت کو پیشہ بنایا۔ ان کی تہذیب وثقافت میں زرعی تہذیب کے اثرات تھے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ان دو مختلف تہذیبوں کا اجتماع ہوگیا۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اس اجتماع نے تصادم، تعصب اور نفرت کی راہ اختیار نہیں کی۔ بلکہ باہمی تعاون مخلصانہ تعلقات اور جذبۂ ایمانی کی وجہ سے بہت جلد معاشی اور معاشرتی تمام مسائل پر قابو پالیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں تہذیبوں کے افراد کی اس طرح تعلیم وتربیت فرمائی کہ صدیوں کے تہذیبی اختلافات بھی جلد مٹ گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے تقریباً پانچ ماہ بعد انصار مہاجرین کے درمیان مواخاۃ کرادی جس کی رو سے انصار ومہاجرین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ رہن سہن میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوگئے۔ قانون مواخاۃ کے ذریعہ مہاجرین نہ صرف اموال میں شریک ہوگئے تھے بلکہ ایک عرصہ تک وراثت میں بھی ایک دوسرے کے شریک رہے۔ عمل مواخاۃ کی وجہ سے ایک طرف مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ حل ہوگیا دوسری طرف انصار کی دینی تعلیم کا بھی انتظام ہوگیا۔ اس لئے کہ مہاجرین جنہوں نے ۱۳ سالہ مکی زندگی دور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کچھ سیکھا تھا اور آپ کی صحبت کی وجہ سے دین کی روح اور اس کی تعلیمات سے زیادہ واقف تھے اپنے انصاری بھائیوں تک یہ علم منتقل کرنا شروع کردیا مہاجرین مکی دور میں نازل شدہ قرآن حکیم، منازل وحی اور نزول کے اسباب سے زیادہ واقف تھے۔ عمل مواخاۃ نے انہیں اچھا موقع فراہم کردیا تھا کہ اس علم کو وہ اپنے خاندانوں میں پہنچا دیں۔ جن خاندانوں میں ان کا اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور رہنا سہنا شروع ہوگیا تھا۔ اہل مکہ تجارت کا بھی وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ وہ تجارتی رموز سے بھی واقف تھے اور تجارتی شاہراہوں کو بھی پہچانتے تھے مہاجرین کا تجارتی امور کے متعلق علم بھی اہل مدینہ کے لئے مفید ثابت ہوا۔ مدینہ منورہ میں زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت کو بھی فروغ حاصل ہوا۔ انصار ومہاجرین کی مشترکہ جدوجہد نے تجارت پر یہودیوں کی اجارہ داری کو توڑ دیا انصار ومہاجرین کے باہمی تعاون اور اتحاد سے ایک نئی تہذیب اور نئے تمدن کا آغاز ہوا جس کی بنیاد اسلامی عقائد واخلاقیات تھے۔ گویا جامعہ صرف اسلام تھا۔ یہ عقیدہ ہی کی قوت تھی کہ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں انصار کے لئے یہ کس قدر باعث فخر وسعادت تھا کہ قرآن کریم نے ان کے جذبۂ اخوت ومحبت کو ہمیشہ کے لئے اس طرح محفوظ کردیا۔

یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ
(الحشر ۹)

وہ اپنے بھائیوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود ہی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔

مواخاۃ کا یہ رشتہ خونی رشتوں سے بھی زیادہ مستحکم ثابت ہوا۔ انصار ومہاجرین کے درمیان اخوت ومحبت اور ایثار قربانی کے بے شمار واقعات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ ہمیں کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا جس سے یہ پتہ چل سکے کہ ان افراد میں جن کے درمیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخاۃ کرائی تھی کبھی کوئی جھگڑا یا باہمی رنجش پیدا ہوئی ہو۔ حقیقی بھائیوں کے درمیان تو ناچاقی اور اختلافات کی مثالیں مل سکتی ہیں لیکن تاریخ ان مواخاتی بھائیوں کے درمیان رنجش واختلاف کی کوئی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حقیقت میں یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ تھا اور قرآن وسنت کی تعلیمات کا اعجاز تھا کہ صحابہ کرامؓ کی ایک مثالی جماعت تیار ہوئی جس نے دین اسلام کو اپنی عملی زندگی میں محفوظ کرکے اگلی نسلوں تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، آپ کا اسوۂ حسنہ آج بھی ہمارے پاس موجود ہے قرآن وسنت کی تعلیمات بھی موجود ہیں۔ یقیناً ہماری فلاح وسعادت بھی اسی میں ہے کہ ہم سیرت طیبہ سے روشنی حاصل کریں صحابہ کرامؓ کے واقعات سے روشنی حاصل کریں اور قرآن وسنت کی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل پیرا ہوں ہمارے تمام مسائل کا حل اسی میں پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی بصیرت اور جذبۂ عمل سے سرشار فرمائے۔ ●●

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک وعظ

دواء الغفلہ کا خلاصہ

تلخیص: حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد۔ یعلمون ظاهرا من الحیوۃ الدنیا وهم عن الآخرة هم غافلون۔ کہ وہ ظاہر حیات دنیا جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دنیا ظاہر ہے کیونکہ آنکھوں سے نظر آرہا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آخرت چھپی ہوئی ہے۔ اگر کسی کو شبہ ہو جائے کہ قیامت تو ابھی آئی ہی نہیں اس لئے آخرت تو موجود ہی نہیں اور چھپی ہوئی تو وہ چیز ہوتی ہے جو موجود ہو لیکن نظر نہ آئے۔ تو جواب اس کا یہ ہے کہ آخرت کے دو درجے ہیں ایک آخرت کی جگہ جنت اور دوزخ وہ تو دونوں موجود ہیں۔ پیدا کی جا چکی ہیں۔ دوسرا درجہ ہے آخرت کا وقت اور قیامت کا دن اور جنت دوزخ میں جانے کا دن تو وہ اگرچہ ابھی نہیں آیا لیکن قرآن وحدیث کے صاف صاف ارشادات سے یقینی طور پر ثابت ہے کہ اور ایسا ثابت ہے گویا آ ہی گیا ہے اور موجود ہو گیا ہے، صرف ہمارے دیکھنے میں کچھ کمی ہے۔ اس لئے اس کو چھپا ہوا قرار دے دیا۔ اس آیت مبارکہ میں شکایت ہے کہ دنیا میں اتنی زیادہ مشغولی نہ ہونی چاہیئے۔ کہ آخرت سے نظر ہٹ جائے پھر غفلت کے درجے مختلف ہیں۔ جیسے کوئی شخص دوسرے پر گرم پانی ڈالے وہ چیخ مارے تو یہ پانی ڈالنے والا کہے کہ میں نے تو کم گرم پانی ڈالا ہے کیونکہ ایسا گرم بھی تو ہوتا ہے کہ ڈالتے ہی آبلے پڑ جائیں تو یہی کہا جائے گا کہ اگرچہ اس بہت تیز سے کم گرم ہے لیکن پھر بھی تکلیف پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ ؎

آسماں نسبت بعرش آمد فرود
لیکن بس عالی است پیش خاک تود

کہ آسمان عرش سے تو نیچے ہے لیکن مٹی کے ڈھیر سے تو اونچا ہے۔ ایسے ہی ایک گناہ بہت بڑے گناہ کے مقابلے میں تو صغیرہ ہے لیکن اپنی ذات میں بہت بڑا اور بہت بڑا ہے۔ حقیقت کو دیکھئے تو کوئی بھی گناہ چھوٹا نہیں ہے۔ کیونکہ گناہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پھر یہ ہلکا کام کیسے ہو سکتا ہے بعض لوگ گناہ کا سن کر پوچھتے ہیں کہ صغیرہ گناہ ہے یا کبیرہ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ صغیرہ گناہ ہے تو چھوڑ دیں گے صغیرہ گناہ ہے تو کرتے رہیں گے۔ اگر کوئی بتلائے کہ تمہارے گھر کو آگ لگ گئی ہے تو کیا یہ پوچھا جاتا ہے کہ تھوڑی لگی ہے یا زیادہ لگی ہے فوراً بھاگ دوڑ کر کے آگ بجھائی جاتی ہے۔ ایسے ہی ہر گناہ کو فوراً چھوڑ دینا ضروری ہے۔ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو ہم جو آگ میں نہیں پوچھتے اور گناہ میں پوچھتے ہیں کہ چھوٹا ہے یا بڑا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آگ کو بڑا مضر سمجھتے ہیں اور گناہ کو مضر نہیں سمجھتے گویا ہمیں گناہ ہونے کا یقین ہی نہیں ہے۔ اگر یقین ہوتا تو کیوں نہ چھوڑتے جانتے ہوئے عمل نہ کرنا یہ جہالت ہی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں۔

ولقد علموا لمن اشتراه ماله في الآخرة من خلاق

کہ یہودی جانتے تھے کہ جادو کرنے والے کا آخرت میں حصہ نہیں ہے آگے ارشاد فرمایا

لو كانوا يعلمون

کاش وہ جانتے علم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ان کو اللہ تعالیٰ جاہل قرار دے رہے ہیں، عذاب اور یقین کا مقصد یا عذاب نجات ہے اور یہ نجات بلا عمل حاصل نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے گو اللہ تعالیٰ کسی کو معاف فرما دیں اور صرف ایمان کی وجہ سے بلا عمل ہی کامل نجات عطا فرما دیں لیکن اس کا وعدہ نہیں ہے کوئی اپنے والد صاحب کی گستاخی کرے تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرے والد صاحب ہیں۔ معلوم ہوا کہ عام محاورہ میں بھی علم پر عمل نہ کیا جائے تو وہ علم نہیں شمار ہوتا۔ حدیث پاک میں ہے

من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر

کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا۔ اس کے معنی ہیں کامل ایمان سے خالی ہو گیا ایک حدیث پاک میں ہے۔

لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن

کہ زانی ایمان کے ساتھ زنا نہیں کرتا یہی معنی ہیں کہ کامل ایمان باقی نہیں رہتا معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ زنا نہیں ہو سکتا۔ اور بڑا درجہ غفلت کا یہ ہے کہ دین کا بالکل صاف انکار کر دیا جائے نعوذ باللہ یہ صریح کفر ہے اب جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی ڈانٹ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوگی۔ گو یہاں اصل کافروں کی برائی چل رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کسی کی ذات سے نفرت نہیں ہوتی صفات سے ہوتی ہے اس لئے اگر یہ صفات مسلمانوں میں ہوں گی تو ان سے بھی نفرت ہوگی۔ اور بلاغت کا قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب خاص صفت والے پر اس صفت اور حالت کا نام لے کر حکم لگایا جائے تو اس حکم کا دارومدار اس حالت پر ہوتا ہے، یہاں دو حالتوں کو بیان فرما کر حکم لگایا جا رہا ہے تو اس حکم کا دارومدار اس حالت پر ہوتا ہے یہاں دو حالتوں کو بیان فرما کر حکم لگایا جا رہا ہے۔

۱۔ دنیا ہی کو جانتے ہیں اور اس میں منہمک ہیں۔

۲۔ آخرت سے زیادہ غافل ہیں۔

یہ دو باتیں کافروں میں ہیں لیکن مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے جتنی یہ صفتیں مسلمانوں میں ہیں اتنی برائی مسلمانوں کی بھی اس آیت میں بیان ہو گئی۔ بیکن ہیں اس کا یہ غیر بیماری کا خیال ہی نہیں ہوتا کہ اس کو بیماری ہی نہیں سمجھا جاتا۔ چنانچہ جب سے نماز روزہ کا حکم کرنے والے شراب، غیبت جھوٹ چھڑانے والے اس آخرت کو بھلانے کی بیماری کا علاج نہیں کرتے حالانکہ ہر وقت آخرت میں چلے جانے کا احتمال موجود ہے

ع شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

کہ شاید یہی سانس آخری سانس ہو ایسے ہی یہ بھی پتہ نہیں کہ کس کی جگہ موت آئے گی وما تدری نفس بای ارض تموت کہ کسی کو پتہ نہیں کہ میری موت کس زمین میں آئے گی اسی لئے پہلے سے اپنی قبر کھودنا اس آیت کا ایک قسم کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس لئے مکروہ ہے جب ہر وقت ہر جگہ موت کا احتمال موجود ہے اور قبر کے متعلق حدیث پاک میں ہے

القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار کہ قبر یا تو جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے اگر پاس ہو گئے تو راحت کی جگہ ہے اور فیل ہو گئے تو سخت مصیبت ہے سامنا ہے اگر کسی کو آخرت کا اعتقاد نہ ہوتا تو اس کی شکایت نہ تھی مگر ایمان و اعتقاد کے بعد اس غفلت پر حیرت ہے۔

ع فان کنت لا تدری فتلک مصیبة
وان کنت تدری فالمصیبة اعظم

کہ اگر تم نہیں جانتے ہو تو یہ مصیبت ہے اور اگر جانتے ہو تو مصیبت زیادہ بڑی ہے۔ احادیث میں جو قبر کے حالات ہیں وہ علماء کے ارشاد کے مطابق اعلیٰ درجہ کے مومن کے لئے ہیں کہ اس کے لئے راحت ہی راحت ہے اور کافر کے لئے ہیں کہ اس کے لئے تکلیف ہی تکلیف باقی رہا معاملہ گنہگار مومن کا تو اس کا حال گو صاف صاف حدیثوں میں نہیں ہے لیکن بڑے درجے کے علماء کی تحقیق کے مطابق ظاہر یہی ہے کہ ان کا حال درمیان درمیان ہوگا کہ کافر سے تو عذاب کم ہوگا لیکن کامل مومن کے مقابلہ میں عذاب ہوگا جیسے دوزخ میں گنہگار مسلمان کا یہی حال ہوگا۔ جب ہم یہاں دنیا میں گرمی برداشت نہیں کر سکتے تو قبر میں دوزخ کی گرمی کا اثر پہنچے گا، کیسے برداشت کر سکیں گے بعض کہہ دیتے ہیں کہ جب قسمت میں قبر کا عذاب لکھا ہے تو کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کی گرمی سے بچنے کے لئے یہ جواب نہیں دیا جاتا بلکہ دھوپ سے بچنے کے لئے چھتری اور لو سے بچنے کے لئے خس کی ٹٹیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور سایہ تو ہر ایک تلاش کرتا ہے جیسے یہ اسباب ہمارے اختیار میں ہیں ایسے ہی آخرت کی تکلیف سے بچنے کے اسباب اختیار کرنا بھی ہمارے اختیار میں ہیں۔ ایسے ہی آخرت کی تکلیف سے بچنے کے اسباب اختیار کرنا بھی ہمارے اختیار میں ہے قرآن پاک میں ہے۔

سابقوا الی مغفرة من ربکم وجنة

کہ بخشش اور جنت کی طرف بھاگو جنت کی طرف بھاگنے کا حکم دیا ہے تو یہ بھاگنا اختیاری ہے۔

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کہ

باقی صفحہ ۲۶ پر

صاحبزادہ حافظ صفائی میاں قادری

اسلام اور پیغمبر اسلام

بابا گورو نانک

اسلام کی صداقت کا ایک زندہ اور واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ مختلف مذاہب کے بانی اسلام کی صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔

مذہب کی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ عبد اور معبود کے صحیح تعلقات قائم کرائے اور انسانوں کو اللہ کی حکومت میں لے آئے۔ اسی ضرورت کے تحت انبیاء و مرسلین حق و صداقت کے علمبردار تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں مبعوث کرنے کا مقصد و منشا یہی تھا کہ انسانوں اور قوموں کا تنافر و تباغض دور ہو۔ انسانیت اور احترام آدمیت کا بول بالا ہو۔ اس طرح اسلام کی صورت میں ایک عالمگیر اور آفاقی مذہب کی بنیاد رکھی گئی۔ اور تمام سابقہ کتب و صحف اور ادیان منسوخ فرما دیئے گئے۔

افسوس کہ غیر مسلموں نے آج تک اسلام کی صحیح پوزیشن کو دیکھا اور نہ یہ مانا کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ یہ ایک ایسی ازلی اور ابدی حقیقت و صداقت ہے جس کے اقرار و اعتراف کا تخم ابتدائے آفرینش میں ہی قلوب انسانی میں کاشت کر دیا گیا تھا۔

دنیا اسلام ہی کی طلب میں ادھر اُدھر بھٹک رہی ہے اور انسانی قلوب و ارواح کو اسلام ہی کی طلب و جستجو ہے۔

اسلام کی صداقت کا روشن ثبوت

اسلام کی صداقت کا ایک زندہ اور واضح ثبوت یہ بھی ہے کہ مختلف مذاہب کے بانی، اسلام کی صداقت کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بابا گورو نانک بھی ہیں جو سکھ مذہب کے بانی ہیں۔ گورو نانک کے دل میں اسلام کی اور خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر قدر و منزلت تھی اور وہ ہندوستان میں ہونے کے باوجود ہندوؤں کے مذہبی عقائد سے کتنا دور تھے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقوال سے بخوبی کیا جا سکتا ہے جو سکھوں کی مقدس کتاب گورو گرنتھ

> آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ اور چاروں کتب توریت، زبور، انجیل اور قرآن کو مانو، خدا اور اسکے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرو کیونکہ ان کا دربار سچا ہے۔ (گورو نانک)

اور جنم ساکھی وغیرہ سے مذکور ہیں۔

گورو نانک قرآن کی صداقت پر یقین رکھتے تھے اور اسی کو ذریعہ نجات سمجھتے تھے۔

> توریت زبور انجیل ترے پڑھ سن ڈٹھے یار
> رہے کتاب قرآن کل جگ میں پروار

ترجمہ :۔ ہم نے توریت، زبور، انجیل پڑھی اور سن لی ہیں۔ اب رہا قرآن تو وہی سرتاج ہے اور ذریعہ نجات ہے۔ (جنم ساکھی کلاں ص۱۴۲)

گورو نانک گرنتھ صاحب میں کہتے ہیں!

"چاروں ویدوں سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا خواہ ان پر کتنا ہی عمل کرو۔ ویدوں کی تعلیم دنیاوی کدورتوں اور مخمصوں میں ملوث کر گئی ہے"!

چھوت چھات جو کہ ہندو دھرم کا ایک اہم جزو ہے بابا گورو نانک اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

انہوں نے کہا کہ!

۱۔ ذات پات کا سوال بے فائدہ ہے (سری راگ)

۲۔ ذات ایک فضول چیز ہے اعمال اچھے ہیں تو آدمی اچھا ہے ورنہ ذلیل۔ (سری راگ)

مورتی اور بت پرستی سے متعلق لکھتے ہیں۔

"پتھر کی پوجا بے فائدہ ہے پتھر کو خدا سمجھ کر پوجنے والوں کی ساری امیدیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ پتھر نہ بولتا ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ (گرنتھ صاحب بھیروں)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے محبوبین کے سردار ہیں۔

> جس صلاحیت محمدی کھ نہیں آکھونت
> خاصہ بندہ رب دا سر تاں ہوں منت

ترجمہ :۔ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی

ہمیشہ تعریف کرتے رہو کیونکہ آپؐ نہ صرف خدا کے خاص بندے ہیں بلکہ خدا کے محبوبوں کے سردار بھی ہیں!

درود شریف کی برکتیں

باباگورونانک کہتے ہیں۔

جس قدر پیغمبر، پیر، سالک، شہداء، مشائخ، اور صادقین گزرے ہیں وہ خدائی درگاہ سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہ سعادت انہی لوگوں کو ملتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ (سری راگ پہلا محلہ)

ایک اور جگہ گورونانک کہتے ہیں کہ!

"وہ لوگ جو دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہتے ہیں اور بھٹکتے پھرتے ہیں جو رسولؐ خدا سے تعلق پیدا نہیں کرتے۔ کیونکہ جہنم سے نجات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے وابستہ ہے۔ اے دوزخ میں گرنے والے اگر تجھے خدا کے رسولؐ پر یقین ہوتا تو کیا دوزخ میں گرتا حالانکہ رسولؐ خدا تو انسان کو دوزخ سے نجات کا راستہ دکھاتے ہیں۔

(گرنتھ صاحب صہ ۲۹)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور چاروں کتب توریت، زبور، انجیل اور قرآن کو مانو۔ خدا اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرو کیونکہ ان کا دربار سچا ہے۔

- ارکان اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر ہے
- نماز دین کا ستون اور مومن و کافر میں امتیاز ہے۔

پنج وقت نماز گزاریں پڑھیو کتب قرآن
نانک اس کے گور سیدھی رہیو کھانا پینا
(گرنتھ صاحب آدھ سری)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکرین احمق و جاہل ہیں

جس زمانے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا وہ کلجگ کا زمانہ تھا اور دنیا میں طرح طرح کے جھوٹے مذہب نکل پڑے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تقسیم دولت اور اسلام

علم الاقتصاد، یا متمدن یا پولیٹیکل اکانومی کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ افراد قوم میں بلحاظ فقر و دولت کیونکر ایک تناسب قائم کیا جائے۔ حکیم ''ہرکولن'' کے عہد سے آج تک کوئی انسانی دماغ اس گرہ کی عقدہ کشائی نہیں کر سکا۔ یورپ میں نہلسٹ (جن کا مقصد ہے کہ کل املاک و امتیازات پر افراد قوم کا مساوی حق تصرف اور یکساں حق، مالکیت ہو)۔ سوشلسٹ (جن کا مقصد یہ ہے کہ اسباب معیشت پر سے شخصی ملکیت کو اٹھا دیا جائے اور جمہور کی ملک میں کر دیا جائے۔) نیشلسٹ: (جن کا مقصد یہ ہے کہ اراضی یعنی زمین کی ملکیت و پیداوار کو شخصی قبضہ سے نکال لیا جائے) وغیرہ۔ سب فرقے اس لیے پیدا ہوئے ہیں کہ اس مسئلہ کا حل کر سکیں۔ املاک پر سے حق ملکیت مالکان کا اٹھا دیا جانا اس قدر عملاً محال ہے کہ دنیا میں کبھی بھی اس کا رواج نہ ہوگا۔ اس لیے قرآن مجید نے اس بارہ میں پہلے فیصلہ کر دیا ہے کہ رزق میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر برتری دی ہے اور جن کو برتری ملی ہے وہ اپنا حصہ ان لوگوں کو جن کے وہ مالک ہو چکے ہیں، اس لیے واپس نہ کریں گے کہ سب آپس میں برابر ہو جائیں۔

اسلام نے جو مسلمان کو دنیا کی برتری اور متمدن قوم بنانا چاہتا ہے اس مسئلہ پر توجہ کی ہے اور اسے ہمیشہ کے لیے طے کر دیا ہے۔ اس کے حل کے لیے زکوٰۃ اغنیاء پر فرض کر دی ہے۔ زکوٰۃ ۲ سنہ ہجری میں مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نیک اور رحیم دل پہلے ہی سے مسکینوں کا ہمدرد، غریبوں پر رحم کرنے والا، دردمندوں کا غمگسار تھا۔ اور اسلام میں شروع ہی سے مساکین اور غرباء کی دستگیری پر مسلمانوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی جاتی تھی۔ ان کی ہمدردی کو غرباء کا رفیق بنایا جاتا تھا۔ اور مسلمان اس پاک تعلیم کی بدولت غرباء و مساکین کے لیے بہت کچھ کیا بھی کرتے تھے تاہم کوئی ایسا قانون مقرر نہ تھا کہ جس پر بطور آئین و ضابطے کے عمل کیا جاتا ہو۔ اس لیے دولت مند جو کچھ بھی کرتے تھے اپنی فیاضی و نیک دلی سے کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض اور اسلام کا تیسرا رکن (کلمہ شہادت اور نماز کے بعد) قرار دیا۔

زکوٰۃ درحقیقت اس صفت ہمدردی و رحم کے باقاعدہ استعمال کا نام ہے جو انسان کے دل میں ابنائے جنس کے ساتھ قدرتاً و فطرتاً موجود ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کو یہ فائدہ ملتا ہے کہ مال کی محبت اخلاق انسانی کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ اور بخل و امساک کے عیوب سے انسان پاک رہتا ہے اور یہ فائدہ بھی ہے کہ غرباء و مساکین گروہ اپنی قوم کا جزو سمجھتا رہتا ہے۔

اس لیے بے حد دولت کا جمع ہو جانا بھی اس میں تکبر اور غرور پیدا نہیں ہونے دیتا اور یہ فائدہ بھی ہے کہ غرباء کے گروہ کثیر کو اس کے ساتھ ایک انس و محبت اور اس کی دولت و ثروت کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کے مال میں اپنا ایک حصہ موجود اور قائم سمجھتے ہیں۔ گویا دولت مند مسلمان کی دولت ایک ایسی کمپنی کی دولت کی مثال کر لیتی ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ حصے کے حصہ دار شامل ہو سکتے ہیں۔ قوم کو یہ فائدہ ہے کہ بھیک مانگنے کی رسم قوم سے بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔

اسلام میں مساکین کا حق، امراء کی دولت میں بنام ''زکوٰۃ اموالِ نامیہ'' یعنی ترقی کرنے والے مال میں مقرر کیا ہے۔ جن پر پیچ و اکراہ نہیں گزرتا۔ اموال نامیہ میں تجارت، زراعت اور مویشی (بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے) نقدینہ، معادن اور دفائن شامل ہیں۔

دملک عرب میں مبعوث فرمایا تاکہ آپؐ کے ذریعہ گناہوں کو مٹایا جائے اور خدا کی عبادت قائم ہو لیکن نالائقوں نے آپؐ کی بات کو نہ مانا اور رسالت کا انکار کیا۔
(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۲)

بیت اللہ کی عزت

بابا گورو نانک لکھتے ہیں:

جو صدق دل سے حج کرے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا خوب یاد رکھو جو مکہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے خواہ کوئی ہو۔ (جنم ساکھی بالا اردو ترجمہ صفحہ ۱۶۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

کل یگ کے زمانے میں قرآن کو اللہ کی دنیا کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہے نہ کہ پنڈت کی پوتھی اور پران کو، وہ اب منسوخ ہوگئے۔ قابل عمل کتاب وہی ہے جو خدائے واحد کا نام رکھان بتاتی ہے۔

بابا گورو نانک اسلام کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے بہت متاثر تھے۔ انہوں نے باوجود غیر مسلم ہونے کے اسلام کو جیسا پایا اس کے متعلق اپنی آرا کا اظہار کر دیا۔ تمام غیر متعصب غیر مسلم حضرات اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کے دین حق ہونے کے معترف ہیں۔ ●●

آسمانی کتب پر قرآن کی برتری

از: رانا خالد علی بی ایس سی
جھنگ صدر

سابقہ آسمانی کتابوں کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری انکی قوموں پر ڈالی گئی تھی جبکہ قرآن کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ انجیل اور تورات اصلاً اسی طرح اللہ کی کتابیں ہیں، جیسے قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے اس لیے ان میں علم الٰہی کے شرارے بلاشبہ موجود ہیں مگر ان کتابوں کے اصل الفاظ محفوظ نہیں رہے۔ ہزاروں برس گزرنے کے بعد بائبل اب ہمارے سامنے ایک ایسی کتاب کی شکل میں ہے جس میں کرسی مارلیبین کے الفاظ میں ترجمہ (TRANSLATION) اور انسانی الحاق (HUMAN INTERPRETATION) کی وجہ سے اصل خدائی نسخہ کے مقابلے میں بہت فرق پیدا ہو چکا ہے۔ اس طرح یہ صحیفے پوری شکل میں اپنی اصل حیثیت کو کھو چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کتابوں کو منسوخ کرکے ہمارے لیے ہر قسم کی تحریف اور تناقض سے پاک کتاب قرآن مجید نازل کی۔ قرآن مجید اپنی صحت اور جامعیت کی وجہ سے بدرجہ اتم ان خصوصیات کا حامل ہے جن کی صرف ایک جھلک اب کتب قدیمہ میں باقی رہ گئی ہے۔

قرآن مجید تناقض سے پاک کلام ہے اس میں نہ داخلی تضاد ہے اور نہ خارجی۔ کلام میں تناقض نہ ہونا ایک انتہائی نادر صفت ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے!

"کیا وہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اور

قرآن مجید سے پہلے کے آسمانی صحیفے ہمیشہ تحریف و تبدیلی کا نشانہ اور تلف و تباہی کا تختہ مشق بنتے رہے ہیں۔ لیکن قرآن مجید پوری دنیا میں ایک ایسی کتاب ہے جس کی عبارت صدیاں گزر جانے کے باوجود آج تک طے شدہ اور مسلّم صحیفہ رہا ہے۔

اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف ہوتا تو وہ اس کے اندر بڑا اختلاف پاتے":
(النساء: ۸۲)

اس آیت میں "اختلاف" کی تفسیر تفاوت، تعارض، تناقض، تضاد وغیرہ الفاظ سے کی گئی ہے آرتھر آربری نے اختلاف کا ترجمہ نامطابقت (INCONSITENCY) کیا ہے۔ یہود کو اللہ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تورات کی حفاظت کریں (بما استحفظوا من کتاب اللہ) (المائدہ) اس کے برعکس قرآن کے بارے میں ارشاد ہوا ہے:

"ہم نے قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں": (الحجر)

اس سے معلوم ہوا کہ سابقہ آسمانی کتابوں کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ان کی قوموں پر ڈالی گئی تھی جبکہ قرآن کو محفوظ رکھنے کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔ پچھلی آسمانی کتابیں بھی تھیں جس طرح قرآن اللہ کی کتاب ہے مگر فرق یہ ہے کہ پچھلی آسمانی کتابوں کے حامل ان کتابوں کی حفاظت کے بارے میں اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کر سکے۔ یہ کتابیں اپنی اصل صورت میں باقی نہ رہیں مگر قرآن کی حفاظت خود اللہ نے لی تھی اس لیے قرآن اللہ کی خصوصی مدد سے مکمل طور پر محفوظ رہا اور رہے گا۔

پیغمبروں کے صحیفوں اور آسمانی کتابوں کی صحت و حفاظت اور مطابق اصل ہونے کے بارے میں یہودیوں کا معیار اور نقطہ نظر اس معیار اور نقطہ نظر سے قطعاً مختلف ہے، جو مسلمانوں کا قرآن مجید کے بارے میں ہے۔ مسلمان قرآن مجید کے ہر لفظ کو کلام الٰہی، منزل من اللہ، اور اپنے زمانہ نزول سے لیکر اس وقت تک محفوظ مانتے ہیں یہودیوں کے نزدیک ان کتابوں میں ترمیم و کمی بیشی ان کی آسمانی کتابیں ہونے کے منافی نہیں۔ وہ انبیاء کو ان کا مصنف کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ جیوش

انسائیکلو پیڈیا میں درج ہے کہ!

"یہودی روایات اگرچہ اس پر مصر ہیں کہ عہد نامہ قدیم انہیں کرداروں کی تصنیف ہے جو ان میں مذکور ہیں اور یہ قطعاً غیر مناسب بھی نہیں ہے مگر انہیں یہ ماننے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ ان میں سے بعض کتابوں میں بعد میں ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔"

اب مذاہب عالم کے مقدس صحائف کا علم و تاریخ کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے کہ وہ ان اصولوں پر پورے اترتے ہیں یا نہیں، جن کا قرآن نے اپنے بارے میں دعویٰ کیا ہے

عہدِ عتیق کے صحیفے

قرآن مجید سے پہلے کے آسمانی صحیفے ہمیشہ تحریف و تبدیلی کا نشانہ اور تلف و تباہی کا تختہ مشق بنتے رہے ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حفظ و بقا کی کوئی ذمہ داری خود نہیں لی تھی بلکہ اسے ان کے علماء و حاملین کے سپرد کر دیا تھا۔ (المائدہ: ۴۴) اور پھر ان صحائف کی ضرورت ایک عرصہ ہی کے لیے رہی۔ یہ ایک تاریخی و علمی حقیقت ہے کہ عہدِ عتیق کے صحیفے برابر غارت گری اور آتش زدگی کا کھلے طور پر نشانہ بنتے رہے ہیں اور خود یہودی مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ میں تین بار ایسے مواقع پیش آئے جب حملہ آور بادشاہوں نے عہدِ عتیق کے ..... نسخوں کو نذرِ آتش کر دیا تھا۔ جیوش انسائیکلو پیڈیا میں درج ہے۔ "قدیم یہودی روایات کے مطابق توریت کی پہلی پانچ کتابیں موسیٰؑ کی تصنیف ہیں لیکن ان صحیفوں کے متعدد تناقص اور اختلافات کی جانب ربّی برابر توجہ دیتے اور اپنا خوش تدبیری سے انہیں درست کرتے رہے ہیں" جبکہ اسپنوزا (SPONOZA) کا کہنا ہے کہ عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں موسیٰؑ کی نہیں عذرا کی تصنیف ہیں۔

اناجیل اربعہ (عہدِ جدید)

پروفیسر ای۔ او جیمز (E.O. JAMES) اپنی کتاب "تاریخ مذاہب" (HISTORY OF RELIGIONS) میں رقمطراز ہیں۔

"جہاں تک اناجیل اربعہ کا سوال ہے تو ان کا معاملہ عہدِ عتیق سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس کی تدوین اور اس کے مولفین کے بارے میں بڑی پیچیدگیاں، دشواریاں اور شک و شبہ پایا جاتا ہے۔ ان کے اور حضرت مسیحؑ کے درمیان ایک بڑی خلیج حائل ہے جس کا پاٹنا اور جسے عبور کرنا کسی بھی محقق اور مورخ کے امکان میں نہیں رہ گیا ہے۔"

یہ انجیلیں مختلف زبانوں میں برابر تغیر و تبدیلی اور اصلاح و ترمیم کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ آسمانی کتابوں اور وحی و الہام پر مبنی ہونے کے بجائے سیر و سوانح اور واقعات و حکایات کی کتابیں زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ نومسلم فرانسیسی مستشرق موسیو ایتین دینیہ (EATON DIEN) نے ان اناجیل کے تعارف اور ان کے علمی و تاریخی مقام کا تعین کرتے ہوئے خوب لکھا ہے۔

"اللہ نے جو انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی اور قوم کی زبان میں دی تھی وہ تو کوئی شک نہیں کہ ضائع ہو چکی ہے اور اب اس کا کوئی نام و نشان بھی نہیں رہ گیا ہے یا وہ خود تلف ہو گئی یا عمداً تلف کر دی گئی۔ اسی وجہ سے عیسائیوں نے اس کی جگہ چار تالیفات کو اپنا لیا جن کی تاریخی حیثیت مشکوک ہے کیونکہ یہ یونانی زبان میں ملتی ہیں جس کا مزاج حضرت عیسیٰؑ کی اصل سامی زبان سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اسی لیے ان یونانی انجیلوں کا اپنے اتارنے والے سے رشتہ اور رابطہ یہود کی تورات اور عربوں کے قرآن سے کہیں کمزور ہے۔

بائبل

بائبل کی داخلی شہادتیں بھی اس کی صریح تاریخی غلطیوں، واضح تضادات اور عقلاً محال چیزوں کی طرف اشارے کرتی ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف ان چیزوں کا انتساب کیا گیا جو اس کے جلال و کمال کے کسی طرح بھی شایانِ شان نہیں۔ اس میں انبیاء کرام پر ایسے اتہام و الزام ہیں جن سے معمولی انسان بھی بری اور برتر ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے داخلی شواہد تورات و انجیل میں (جنہیں مجموعی طور پر بائبل (BIBLE) یا کتاب مقدس کہا جاتا ہے) الحاق و اضافہ اور تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "اظہار الحق" میں کتاب مقدس کے ۱۲۲ لفظی اختلافات کی نشاندہی کی ہے اور ۱۰۸ ایسی غلطیاں شمار کی ہیں جن کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ قرآن مجید نے بائبل میں تحریف و تغیر کا دعویٰ اس وقت کیا جب دنیا اس علمی حقیقت سے ناآشنا تھی (البقرہ ۲: ۷۵)۔

معروف پادری ہارن اپنی تفسیر بائبل مطبوعہ ۱۸۲۲ء جلد دوم میں لکھتا ہے:

"بلاشبہ بعض تحریفیں جان بوجھ کر ان لوگوں نے کی ہیں جو دین دار، پرہیزگار اور راہب تھے۔ غضب یہ ہے کہ بعد میں انہیں تحریفات کے سچا ہونے پر اصرار کیا جاتا تھا تاکہ اپنے مطلب کو قوت دیں۔"

پال (LESITE PAUL) لکھتا ہے:

"عہد نامہ عتیق یا جدید سائنٹیفک اصلاح میں خدا کے الفاظ نہیں ہیں یہ تو صرف انسان کی کوشش کا ریکارڈ ہیں جو خدا تک پہنچنے کیلئے کی گئی اس لیے یہ خدا کے متعلق انکشافات ہیں خدا کی وحی نہیں۔"

بحوالہ (THE ANNIHILATION OF MAN)

پادری ڈاکٹر جے پیٹرسن سمائتھ اپنی کتاب "بائبل کا الہام" میں لکھتے ہیں:

"ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بائبل میں انسانی عنصر موجود ہے۔"

وید

ہندوستان کے "وید" ان کا زمانہ قدیم ان کے بارے میں معلومات اس قدر کم اور ان کے اصل مطالب اور حقیقی مقاصد تک پہنچنا اس قدر دشوار ہے کہ اے بارتھ (A. BARTH) اپنی کتاب "ہندوستانی مذاہب" (THE RELIGIONS OF INDIA) میں لکھتا ہے:

"اگر ہم کچھ الحاقی مواد الگ کر دیں جسے تنقید کے ذریعہ جدا کرنا مشکل نہیں ہے تو پھر اس صحیفہ کی بحیثیت مجموعی صرف اصل عبارت باقی رہ جاتی ہے اس کی عبارت میں بکثرت اضافے اور تحریفات کی گئی ہیں لیکن یہ سب کچھ نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ پھر بھی ان صحیفوں کی عمر کا تعین کرنا یا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ بہر حال کے وہ حصے جو سب سے بعد میں تحریر کیے گئے ہیں وہ ہمارے عہد کی ابتداء

سے پانچ سو سال سے زیادہ پرانے نہیں ہیں۔ ویدوں کا بقیہ مواد اس سے بھی قدیم ہے"۔

ویدوں کے بنیادی فکر پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر رادھا کرشن (سابق صدر جمہوریہ ہندوستان) اپنی مشہور کتاب "انڈین فلاسفی" میں لکھتے ہیں:

"ویدوں کا پیش کردہ مجموعی فکری تصور نہ تو معین ہے اور نہ واضح، اس وجہ سے مختلف مکاتب فکر اسے مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں"۔

اوستا

ایران کا قدیم مذہبی صحیفہ (اوستا) جس کو پارسی آسمانی کتاب مانتے ہیں اس کے متعلق مغربی فاضل کی شہادت پیش کی جاتی ہے۔ رابرٹ ایچ پفائفر "ان انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن" میں تحریر کرتا ہے:

"اصل اوستا بلحاظ روایت علوم کا مجموعہ تھا اس کا زیادہ حصہ سکندر نے برباد کردیا اور پھر بچے کھچے اجزاء سے ۲۱ حصوں یا ناسک پر مشتمل ایک کتاب تیسری صدی عیسوی میں ترتیب دی گئی لیکن اس میں سے بھی کل ایک جزو بچا جس کا نام وندیداد ہے۔ نویں صدی عیسوی میں صرف عبارات سے متعلق کچھ حصہ ہندوستان لے جایا گیا اور وہاں پانچ حصوں میں پایا جاتا ہے"۔

قرآن مجید

قرآن مجید جو اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں سے آخری کتاب ہے اور سب کا مصدق و نگران ہے اور جس پر انسانیت کی ہدایت، مخلوق کا خالق سے رابطہ اور بعثت محمدیہ سے قیامت تک دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ہے اس کی شان دوسری آسمانی کتابوں سے بالکل مختلف ہے اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت اور ہر قسم کی تحریف و تبدیلی، کمی اور زیادتی سے دور رکھنے کا ذمہ لیا اور فرمایا!

"یہ تو ایک عالی مرتبہ کتاب ہے اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے دانا خوبیوں والے اللہ کی اتاری ہوئی ہے"۔
(حٰم السجدہ: ۴۱)

اس طرح سے مسخ ہونے اور کسی پرزہ کاری کا نشانہ بننے، حافظے سے نکل جانے اور سینوں سے محو ہو جانے، یا کسی حادثہ میں معدوم ہو جانے سے بھی محفوظ کر دیا گیا ہے۔ "بے شک یہ کتاب ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"۔ (الحجر: ۹)

"اور یہ کتاب الٰہی ہے جس میں شک کا کوئی گزر نہیں"۔ (البقرہ)

یورپی محققین کا اعتراف حقیقت

سر ولیم میور جو اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق اپنے تعصب کے لیے مشہور ہے، اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں لکھتا ہے:

"شاید پوری دنیا میں کوئی دوسری ایسی کتاب نہیں جس کی عبارت بارہ صدیوں تک اس طرح بغیر تبدیلی کے باقی رہی ہو۔ قرآن میں قرأت کے اختلافات

باقی ص ۲۶ پر

جہادِ کشمیر

اسرائیلی اور قادیانی کمانڈوز کے چہرے

از:- قاری عبدالوحید قاسمی کشمیری / اسلام آباد

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی استعمار و سامراج یہودیوں کی آلۂ کار ایک تخریب کار سیاسی تنظیم ہے جس کو یہودیوں انگریزوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے لیے تیار کیا اور اس کو مذہبی لبادہ اڑھا کر برصغیر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے خصوصاً پاکستان کی سالمیت کو ختم کرنے اور مسئلہ کشمیر کے حل کے راستہ میں رکاوٹ بننے کے لیے بھرپور کوشش کرتا تھا۔ اس لیے قادیانی تنظیم نے انگریزی سامراج کی خدمت شعاری کا فریضہ انجام دیا۔

لیکن شروع ہی سے علماء حق کی ایک جماعت نے ان کے مذموم ارادوں، مشکوک چالوں، خطرناک سازشوں اور بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کو نہایت جرأت کے ساتھ بے نقاب کیا ورنہ آج پاکستان و کشمیر اور برصغیر کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

اور یہ بات بھی عیاں ہے کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ اور یہ مخالفت انہوں نے آخر سے وقت تک جاری رکھی ہوئی ہے اور آج تک انہوں نے پاکستان کو تسلیم نہیں اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ہر مرنے والے قادیانی کو ربوہ میں امانتاً دفن کیا جاتا ہے۔ اور ان کے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود کی قبر پر کتبہ لگا رکھا ہے کہ حالات سازگار ہونے کے بعد ہمیں قادیان میں دفن کیا جائے۔ قادیانی اکھنڈ بھارت پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے لیے اندرون اور بیرون ملک سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔

ضلع گورداسپور ان کی سازشوں سے گیا، کشمیر پاکستان سے کٹ گیا۔ یہ بھی ان کی سازش تھی اور آج تک مسئلہ کشمیر حل نہ ہونا ان کی مسلسل سازشوں کا نتیجہ ہے بہرحال یہ تمام حقیقتیں تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ہم کو ہے ان سے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے۔

اور یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ خطۂ کشمیر ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس خطہ کے ارد گرد چین ہے۔ بھارت ہے۔ روس ہے۔ پاکستان ہے۔ خصوصاً پاکستان کا استحکام بھی اسی سے وابستہ ہے۔ جیسے قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کی کیا اہمیت ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر قادیانی شروع سے کشمیر کو دوسرا اسرائیل بنانے کا خواب دیکھتے آ رہے ہیں اور مسلسل ان کی کوششیں ہیں کہ اپنے اور انگریزی یہودی مقاصد کو پورا کریں۔ اس لیے انہوں نے فرقان بٹالین کا قیام کیا جو پرائیویٹ آرمی تھی۔ ۱۹۴۸ء میں محاذ کشمیر سے اس کا آغاز کیا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ مسلمانوں نے ان کا صفایا کر دیا۔ مگر ان کو مجاہدین کشمیر کے خطابات سے نوازا گیا۔ کشمیر میں قادیانیوں نے ہمیشہ دلچسپی لی ہے اور آج بھی وہ بھرپور طور پر اپنے حربوں اور سازشوں میں مصروف ہیں۔ جیسے انہوں نے سازش کر کے سابقہ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو ایک جرمن قادیانی کنسرے سے قتل کرایا تھا۔ قادیانی اسرائیل لازم و ملزوم ہیں ان کی ذہنی تربیت وہاں ہوتی ہے اور وہاں سے پورے عالم اسلام کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں اور پاکستانی قادیانی جو اسرائیل میں تربیت حاصل کرتے ہیں وہ بھارت کے راستے سے پاکستان اور آزاد کشمیر مقبوضہ کشمیر میں کئی روپ دھار کر آتے ہیں۔ ان کے طریقۂ واردات مختلف ہوتے ہیں۔ پاکستان میں ربوہ اور کشمیر میں کوٹلی یہ پاکستان و کشمیر کے سینہ میں ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی مکمل جراحت کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ ربوہ میں تو کچھ کام ہوا ہے مگر مکمل خاتمہ نہیں ہوا۔ جبکہ کوٹلی آزاد کشمیر میں ابھی تک ابتدا بھی نہیں ہوئی اور یہ علاقے اسرائیل کے جاسوسی کے اڈے ہیں یہاں تک قادیانی اسرائیل جاتے ہیں اور امت مسلمہ اور عرب دنیا کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ۱۹۷۳ء میں جب آزاد کشمیر میں ایک بل کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس کے بعد آئینی ترمیم کے مطابق قانون سازی کا کوئی اہتمام نہ کیا گیا جس کی وجہ سے قادیانی اپنے باغیانہ نظریات اور کافرانہ تبلیغ میں تیز تر ہو گئے۔ مسلمان یہ سمجھ کر بیٹھ گئے کہ ان کے لیے صرف یہ کافی ہے جس کا نتیجہ ہے کہ آج آزاد کشمیر میں قادیانی اہم عہدوں پر فائز ہیں جس کے بارے میں ربوہ رپورٹ یہ کہتی ہے کہ ہم نے اس ۱۹۷۳ء کے بل پاس ہونے پر حکومت آزاد کشمیر کے ذمہ دار افراد کو ربوہ طلب کیا تو انہوں نے ہمیں اصل صورتحال سے آگاہ کیا۔ معلوم ہوا کہ آزاد کشمیر حکومت کے کئی اہم عہدوں پر قادیانی فائز ہیں جو مسلسل قادیانیت کیلئے دن رات کام کرتے ہیں۔

آج کل صحافت میں بھی قادیانیوں نے کمین گاہیں بنائی ہوئی ہیں۔ اسلام بانی اسلام اور علماء حق کے خلاف مخصوص انداز میں زہر افشانی کر رہے ہیں اس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ اگست کے

نمائے میں ایک قادیانی ڈپٹی نذیر احمد کو نظریہ پاکستان کا خالق قرار دیتا ہے لیکن کوئی گرفت کرنے والا نہیں ہے۔ کشمیر کا خطہ خواہ وہ مقبوضہ کشمیر ہو خواہ آزاد کشمیر ہو بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جس پر شروع سے قادیانیوں کی نظریں جمی ہوئی ہیں۔ اس خطہ پر کنٹرول کرنے کیلئے کئی بار کوشش کر چکے ہیں۔ اور مسلسل جاری ہیں۔ ابتداء میں وہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ریاست کشمیر میں جماعت احمدیہ کے صدر خواجہ غلام نبی گلکار کو آزاد کشمیر کا پہلا صدر بنانے میں کامیاب ہوئے۔ پھر اسی گلکار نے مارشل لاء کے دور میں صدارت کے لیے انتخابات میں کے ایچ خورشید مرحوم اور موجودہ صدر سردار عبدالقیوم خان کے مقابلے میں حصہ لیا اور صرف چند ووٹ حاصل کئے۔ اس کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں دونوں حصوں میں مزید تیز ہو گئیں۔ یہ ایک پوری تاریخ ہے کہ اگر اس وقت علماء حق مقابلہ نہ کرتے تو یہ کشمیر آج دوسرا اسرائیل ہوتا۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ ان علماء حق کی قربانیوں کو آج تاریخ کشمیر سے غاصبوں نے حذف کر دیا ہے۔ جو لیڈر قادیانیوں کے پیسے پر سیاست کرتے تھے۔ آج ان کو کشمیر کا ہیرو قرار دیا ہے اور ان مجاہد سرفروش علماء کا نام تک نہیں لیکن غور طلب بات ہے کہ جب سے

مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کشمیر شروع ہوئی ہے اور وہاں کے بہادر مسلمان جہاد میں مشغول ہیں اور ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں تقریباً پونے دو سال ہونے کو ہیں اس دن سے پاکستانی قادیانی اور غیر ملکی قادیانیوں کی نظریں اس جہاد کی طرف لگی ہوئی ہیں صرف لگی ہوئی ہی نہیں ہیں بلکہ وہ تن من دھن کی بازی لگا کر اس جہاد کو ناکام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان میں پاکستانی قادیانی برابر کے شریک ہیں۔ غیر ملکی قادیانی بھی اپنے کمانڈوز مختلف شکلوں میں دونوں حصوں میں بھیج رہے ہیں۔ اس کا بین ثبوت مقبوضہ کشمیر کے سری نگر کا حالیہ واقعہ ہے۔ وہاں حریت پسندوں نے اسرائیل کے سیاحوں کو جو کمانڈوز تھے یرغمال بنالیا وہ سب کے سب قادیانی تھے۔ اور دراصل فوج کے کمانڈوز تھے۔ صرف یہ ایک مثال ہے ورنہ پوری یہودی لابی اس جہاد کو ناکام کرنے کے لیے ہندو سامراج کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہے اور آج کشمیر کے بعض حصوں سرحدی علاقوں میں قادیانی اپنی سازشوں میں مصروف عمل ہیں۔ یہ بھی مقام افسوس ہے کہ اس وقت جو پاکستانی فوج کے افسران آزاد کشمیر کے اہم علاقوں میں روانہ کیے جاتے ہیں ان میں اکثر قادیانی افسر شامل ہیں اگر یہ بات ٹھیک ہے تو یہ حکومت پاکستان کے لیے بھی نقصان دہ ہے وہ اس لیے کہ قادیانی جہاد کے منکر ہیں۔ وہ اکھنڈ بھارت کا عقیدہ رکھتے ہیں خواہ وہ قادیانی فوجی افسر ہی کیوں نہ ہو۔ جہاں مقبوضہ کشمیر میں اسرائیلی قادیانی اور پوری دنیا کے قادیانی اس جہاد اور تحریک آزادی کے خلاف برسرپیکار ہیں وہاں وہ آزاد کشمیر میں بھی سازشوں کا جال بچھا رہے ہیں۔ جب سے مقبوضہ کشمیر میں جہاد شروع ہوا ہے اس وقت سے آزاد کشمیر میں بھی سیاسی انتشار ہے اور دن بدن یہ سیاسی انتشار شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس سازش کو خود آزاد کشمیر کی جماعتوں کے قائدین پروان چڑھا رہے ہیں اور انتشار کو تیز تر کرتے جا رہے ہیں اور بہانہ جمہوریت کا ہے کہ اس کو نقصان ہو رہا ہے۔ لہذا الیکشن ضروری ہیں یہ حقیقت ہے کہ قادیانی اور بھارتی ایجنٹ آزاد کشمیر میں مضبوط اور مستحکم حکومت نہیں دیکھنا چاہتے تھے خصوصاً موجودہ صورتحال میں تو انہوں نے اپنے ایجنٹوں سے آزاد کشمیر میں غیر یقینی صورتحال پیدا کرا دی ہے تاکہ وہ مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کی امداد نہ کر سکیں اور تحریک آزادی کامیاب نہ ہو جائے اور آزاد کشمیر کے بڑے بڑے نام نہاد لیڈر بھی جو آزادی کا نام لیتے ہوئے تھکتے نہیں تھے آج وہ صرف اقتدار کے نشہ میں مست ہو کر قادیانیوں بھارتی ایجنٹوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ لیکن تاریخ ان دوست نما دشمنوں کو معاف نہیں کرے گی۔

مقبوضہ کشمیر کی سنگین صورتحال کا تقاضا ہے کہ آزاد کشمیر میں امن و امان ہوتا کہ تمام نوجوان جہاد کشمیر کے لیے اپنے فرائض انجام دے سکیں مگر افسوس ان لیڈران قوم چیچوں نے ان نوجوانوں کو سیاسی چکر میں پھنسا کر آزادی اور جہاد کا سبق بھلا دیا۔ لیکن یہ کب تک ہو گا۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ آزاد کشمیر کے نوجوان ان سازشیوں کا قلع قمع کر دیں گے اور مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کو ساتھ لے کر قادیانیوں اور بھارتی ایجنٹوں کے خوابوں کو خاک میں ملائیں گے اور صرف اقتدار کے پرستاروں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت کر دیں گے۔ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کو قادیانیوں سے پاک کر دیں گے۔

قادیانی اور یہودی لابی اور ہندو سامراج سب مل کر جہاد اور آزادی کے راستہ کو روکنے کے لیے اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اب یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ سب دشمن افغانستان کی طرح ذلیل ہوں گے۔ اس سنگین صورت حال کے پیش نظر اور قادیانیوں کی سازشوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ جس پر قائدین نے فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کی سازشوں کو ناکام کرنے کے لیے اور مقبوضہ کشمیر کے مجاہدین کی ہر قسم کی امداد کے لیے فی الحال آزاد کشمیر کے پانچوں اضلاع کا دورہ کر کے وہاں کے علماء کرام سے مل کر فی الفور وہاں کام کا آغاز کیا جائے۔ الحمد للہ جماعت کا ایک وفد پورے آزاد کشمیر کا دورہ کر کے حالات کا جائزہ لے کر آیا ہے۔

حکومت آزاد کشمیر سے مطالبات ہیں کہ ۱: وہ اس سنگین صورتحال کے پیش نظر آزاد کشمیر کے قادیانیوں پر گہری نظر رکھے اور ان کی نقل و حرکت پر پابندی لگائے خصوصاً سرحدی علاقوں میں۔ ۲: باہر سے آنے والے کسی بھی وفد کو جو مشکوک ہو کشمیر میں داخل نہ ہونے دیا جائے خواہ وہ کسی بھی ملک سے آیا ہو۔ ۳: آزاد کشمیر کے اہم سرحدی علاقوں سے قادیانی فوجی افسران کو واپس پاکستان بلایا جائے ان کی جگہ مسلمان جرنیلوں کو متعین کیا جائے ۴: آزاد کشمیر کے نشریات اور اطلاعات کے اداروں سے قادیانی تسلط ختم کیا جائے۔ ۵: جو قادیانی آزاد کشمیر کے کسی بھی اہم عہدہ پر فائز ہے اس کو فی الفور علیحدہ کیا جائے۔

۶: تمام نوجوانوں کو عسکری تربیت دی جائے انکو عملی طور پر جہاد کشمیر میں شامل کیا جائے۔

۷: آزاد کشمیر سے قبیلائی اور علاقائی سیاست کو فی الفور ختم کیا جائے۔ یہ آزادی کشمیر کے لیے زہر قاتل ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبار ختم نبوت

عالمی مجلس کے زیر اہتمام لندن دفتر میں علماء کنونشن

لندن ۔ دفتر ختم نبوت سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق عالمی مجلس کے زیر اہتمام ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ بروز ہفتہ کو دفتر ختم نبوت لندن میں ایک علماء کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ کنونشن میں لندن اور اس کے گرد و نواح کے آئمہ مساجد کو مدعو کیا گیا ہے۔ اس کنونشن میں قادیانیوں سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے گا اور ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ مدعوعین کے نام دعوت نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ مستقبل قریب میں اس طرح کے کنونشن برطانیہ کے مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً منعقد کیے جائیں گے۔

قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کا نام نہاد خطبہ ریلے کرنے پر حکومت نے

تحقیقات کا حکم دیدیا

وفاقی حکومت نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر قادیانی کا ۱۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو عید کے روز قادیانی مذہب کی اشاعت و تبلیغ پر مبنی لندن سے کراچی قادیانی عبادت گاہ مارٹن کوارٹرز میں پورا گھنٹہ تک ٹیلی فون کے ذریعہ خطبہ نشر کرنے کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اس سلسلہ میں وفاقی سیکرٹری مواصلات سلمان فاروقی نے جنرل منیجر اور ریجنل ٹیلی کمیونیکیشن ریجن کراچی کو انکوائری افسر مقرر کیا ہے یہ کارروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کی ایک تحریری یادداشت پر عمل میں لائی گئی ہے جنہوں نے اپنی یادداشت میں کہا تھا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی کسی بھی طریقہ سے تبلیغ و تشہیر جرم ہے۔ اس سلسلہ میں قادیانی مذہب کی تبلیغ پر مرزا طاہر قادیانی ہیڈ آفس کا ربوہ مقیم گلفورڈ لندن کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان اور وائرلیس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے انٹرپول کے ذریعہ طاہر کو گرفتار کر کے پاکستان لایا جائے اور ٹیلی فون کے ذریعہ خطبہ ریلے کرنے کی اجازت دینے والے افسر کو ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ جس پر انکوائری آفیسر نے ایک یادداشت کے ذریعہ عالمی مجلس سے مزید تفصیلات طلب کی ہیں۔

ساہیوال میں حضرت امیر شریعت کی یاد میں جلسہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں حضرت امیر شریعت کی یاد میں بعد نماز عشاء دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال میں جلسہ کا اہتمام کیا گیا جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت حافظ محمد اسحاق خطیب جامع مسجد الفلاح نے کی جبکہ صدارت جناب محمد محبوب عالم صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال نے کی۔ جلسے سے نوجوان مقرر جناب خالد محمود، سید انعام اللہ شاہ، مولانا قاضی حسن الدین علوی نے خطاب کیا سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب ملک غلام مرتضٰے فراز صاحب سنگھلانے ادا کیے۔ آخر میں شاہ جی کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی اور دعا کی گئی۔

عجمی اسرائیل ربوہ میں قادیانیت کی تبلیغ

بند کی جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ عجمی اسرائیل ربوہ میں قادیانیت کی تبلیغ بند کرنے کے لیے امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانی مذہب کو اسلام کے طور پر پیش کرنے پر قادیانی جماعت کا ترجمان الفضل ربوہ بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور قادیانی رسائل کھلے عام قادیانی مذہب کی تشہیر کر رہے ہیں جبکہ حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو وفاقی حکومت نے جاری کیا تھا۔ اس پر صوبائی حکومتوں سے عمل کرانا مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی خفیہ گہری سازش کے تحت پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کو منسوخ کرایا تھا کہ الفضل ربوہ بحال ہو سکے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ آئی جے آئی کے نام پر برسراقتدار حکومت مسلم لیگ کا نام بار بار لے رہی ہے اس لیے قادیانیوں سے نرم رویہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ جبکہ ۱۹۴۷ء میں مرزائی ظفر اللہ قادیانی نے ایک سازش کے تحت گورداسپور کا پورا ضلع پلیٹ میں رکھ کر بھارت میں دوبارہ شامل کر دیا تھا جس سے کشمیر کا تنازعہ شروع ہوا۔

گرڈ اسٹیشن جڑانوالہ کے انچارج

اول و دوئم کو تبدیل کیا جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے چیئرمین واپڈا اور چیف انجینئر ایس ای جی او واپڈا سے مطالبہ کیا ہے اسلام دشمن سرگرمیوں کے پیش نظر جڑانوالہ کے ۱۳۲ کے وی گرڈ اسٹیشن کے انچارج اول و دوئم ملک رفیق احمد قادیانی اور محمود احمد قادیانی غیر مسلم مرتدوں کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ اور لٹریچر تقسیم کرنے پر دونوں قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے

کہاکہ قادیانی ملک رفیق احمد ۱۹ سال اور محمود احمد قادیانی ایس ایس او نمبر۱ نمبر۲ چھ سال سے جڑانوالہ میں تعینات چلے آرہے ہیں۔ جبکہ قواعد کے مطابق ایک اسٹیشن پر تین سال سے زائد عرصہ تک تعینات نہیں رہ سکتے۔ بلکہ یہ دونوں خطرناک قادیانی واپڈا ملازم گرد کے مسلمان ملازموں اور اردگرد کے مسلمانوں کو قادیانی مذہب کی کھلے عام تبلیغ کرتے ہیں اور مسلمان ملازمین کو ہراساں بھی کرتے ہیں اس سلسلے میں قادیانی مذہب کی تبلیغ سے منع کرنے پر ایک مسلمان چوکیدار محمد اقبال کو کسی ایم پی اے کے دباؤ کے تحت غیر قانونی طور پر جوہر آباد تبادلہ کرا دیا ہے جو صریحاً غیر قانونی ہے جس کو فوری طور پر منسوخ کرکے قادیانیوں کو جڑانوالہ سے باہر نکالا جائے۔

پولیس نے بدنام زمانہ کتاب کے ناشر اور معاون کو گرفتار کرلیا

عدالت نے درخواست ضمانت خارج کردی

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) پولیس نے بدنام زمانہ دل آزار کتاب صلوٰۃ القرآن کی ۳۵۰ طبع شدہ کتابوں پر قبضہ کرکے ملزم عبدالمجید بسری کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی، منڈی بہاؤالدین کو موقع پر گرفتار کرلیا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق ممتاز عالم دین مولانا پروفیسر قاری محمد یوسف اور علماء رلدھیانہ کے چشم و چراغ چوہدری احمد یونس ایڈووکیٹ کی قیادت میں ایک وفد نے سی جناب سلیم شیر افگن کیانی کو ملا جس نے بدنام زمانہ دل آزار کتاب کا ایک نسخہ اے سی سلیم شیر افگن کیانی کو دیا اور مطالبہ کیا کہ ملزمان کے خلاف فوراً قانونی کارروائی کی جائے۔ اے سی صاحب نے کتاب پڑھتے ہی سٹی مجسٹریٹ جناب خواجہ محمد اعجاز غنی کو ہدایت کی کہ پولیس کے ہمراہ فوراً ملزم کو پکڑا جائے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو گرفتار کرلیا اور پولیس نے حوالات میں بند کر دیا۔ پولیس رپورٹ میں تحریر ہے کہ بدنام زمانہ دل آزار کتاب صلوٰۃ القرآن ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی ہے۔ مذکورہ کتاب میں مندرجہ ذیل اقتباس تحریر ہیں۔ (۱) نمازیں صرف تین ہیں باقی نمازیں خود ساختہ ہیں۔ (۲) اذان قوال کا راگ اور گدھے کی آواز ہے۔ (۳) محدثین من گھڑت روایات خلاف عقل ہیں۔ (۴) قبر میں منکر و نکیر کا مناظرہ روایاتی ڈھکوسلے ہیں۔ (۵) قل یا ایہا الکافرون پڑھ کر امام مقتدیوں کو کافر کہتا ہے (۶) نماز میں قل ھو اللہ احد پڑھنا خدا کا خدا ماننا ہے۔ (۷) ہر نماز صرف دو رکعتوں پر مشتمل ہے۔ (۸) نماز میں تکبیر اللہ اکبر پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ (۹) سورۃ فاتحہ کے بعد آمین پڑھنا جائز نہیں (۱۰) اللھم صلی علی محمد والا درود من گھڑت ہے۔ (۱۱) عیدالفطر و عیدالاضحٰی کی علیحدہ نماز نہیں ہے۔ (۱۲) نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں۔ مذکورہ کتاب کا نام صلوٰۃ القرآن ہے جو عبدالقیوم شاہ آف کہنیاں نے لکھی اور عبدالمجید بسری کمیشن ایجنٹ نے طبع کروائی ہے پولیس نے ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵۔ اے پی پی سی ۲۱۔ ایم پی او۔ اور ۱۸۸ مقدمہ درج کرلیا ہے۔ شیطانی کتاب کے ناشر کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا۔ مذکورہ کتاب کی اشاعت سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے جس سے علاقہ بھر خصوصاً منڈی بہاؤالدین کا امن تباہ ہونے سے بچ گیا ہے۔ پولیس نے بدنام زمانہ کتاب کے معاون محمد صادق بیلاں کو بھی گرفتار کرلیا ہے۔ اور بہت سے گروہ کس فرقے کے کارکن روپوش ہوگئے ہیں اور بہت سوں نے کہا ہے کہ ہم پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اور پولیس نے روپوش ۳۰ نمازیوں کو تلاش کر رہی ہے۔ اس کتاب میں اور بھی بہت خرافات لکھی گئی ہیں۔ علاقہ مجسٹریٹ جناب محمد اصف قریشی کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دی گئی جس پر تفصیل سے بحث کی گئی۔ عدالت نے وکلاء کی بحث سننے کے بعد درخواست ضمانت خارج کردی۔

ملک عطا محمد صاحب آف خانقاہ سراجیہ انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے برادر نسبتی محترم جناب ملک عطا محمد صاحب ساکن خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کی سیئات سے درگزر کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

قارئین اور جملہ احباب جماعت سے دعائے مغفرت مع ایصال ثواب کی درخواست ہے۔ ادارہ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور مرحوم کے جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ (ادارہ)

قادیانیت نام ہے اسلام سے بغاوت کا

عبدالرحمن باوا

لندن: گزشتہ دنوں ومبلڈن مسجد لندن میں ویک اینڈ کے موقع پر بعد نماز ظہر نوجوانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نمائندہ عبدالرحمن باوا نے کہا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نام ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اور قادیانیت نام ہے اسلام سے بغاوت کا۔ واضح رہے کہ ومبلڈن مسجد لندن میں ہر سال نوجوانوں کا ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک گھنٹے کے بیان میں مسئلہ ختم نبوت اور قادیانیت کے موضوع پر تفصیل سے بیان کیا۔

بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: محمد اسحاق ساقی مبلغ ختم نبوت

بہاولپور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا ہے کہ ملک میں تخریب کاری اور دہشت گردی کے انسداد کے لیے ضروری ہے کہ مغربی جرمنی اور دیگر ممالک سے تربیت حاصل کر کے لوٹنے والے قادیانیوں کو گرفتار کر کے ان پر کڑی نظر رکھی جائے۔ وہ یہاں جامع مسجد الصادق میں منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملک کے نامور عالم دین اور مذہبی سکالر علامہ ڈاکٹر خالد محمود (پی ایچ ڈی مانچسٹر) نے کہا کہ جب تک ایک بھی قادیانی دنیا میں موجود ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پوری دنیا میں جاری و ساری رہے گی۔ انہوں نے سیاستدانوں، افسروں اور بیوروکریٹس سے کہا کہ قادیانیت کی طرفداری بند کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔

مولانا محمد لقمان علی پوری نے کہا کہ اگر ملک میں اسلامی نظام نافذ کر دیا جاتا تو قادیانیت اور دوسرے باطل گروہ اپنی موت آپ مر جاتے۔ اور ملک سے عریانی و فحاشی، عیاشی، معاشی ناہمواری، بے روزگاری خود بخود ختم ہو جاتی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے وعدے پر عملدرآمد کرتے ہوئے اسلامی نظام نافذ کرے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانی اب پاکستان کی جاسوسی کرنے لگے گئے ہیں لہٰذا ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ پشاور سے گرفتار ہونے والے قادیانیوں کے خلاف ملک کی بغاوت کا مقدمہ درج کیا جائے۔ کانفرنس کی صدارت حاجی سیف الرحمٰن نے کی۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسحاق ساقی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس سے قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی نے بھی خطاب کیا۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ پشاور سے گرفتار ہونے والے ظہور احمد قادیانی جو ایف آئی اے کی حراست سے فرار ہو گیا اسے انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے اس کے خلاف بغاوت کا کیس درج کیا جائے۔ ربوہ سے گرفتار ہونے والے انڈین قادیانی جاسوس کی سرپرستی کرنے والے قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے۔ بہاولپور کے دریدہ دہن "صابر حسین" نامی بدطینت کو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور خلفاء راشدین کے خلاف دریدہ دہنی کرنے کے جرم میں قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز خلفاء راشدین، امہات المؤمنین اور صحابہ کرامؓ کے خلاف زبان درازی کی سزا، سزائے موت اور عمر قید مقرر کی جائے۔

اقوالِ گل

سید ناظر حسین ابن منظر گل چاندپوری مراد آبادی

آقائی و رئیس کا کمال یہ ہے کہ عطاء و محرومی بندے کیلئے دونوں برابر ہوں۔

نفس کی پرورش شکر سے اور قلب کی پرورش ذکر مجبوب سے زندگی انسان کی بہترین نعمت ہے اور صدریت اس کی ماں ہے۔

لوگ بولنے پر برہمی کا اظہار کرتے ہیں اور جب انسان خاموش ہو جاتا ہے تو رنج کا۔

خدمت صادق یہ ہے کہ صلۂ خدمت کی مجھے دل میں نہ ہو۔

وقار لوگوں کے سروں پر پیر رکھ کر نہیں، دل جیت کر حاصل کیا جاتا ہے۔

عقلمند لوگ بولنے سے پہلے سوچتے ہیں، بے وقوف بولنے کے بعد سوچتے ہیں۔

جو قوم عبرت حاصل نہیں کرتی وہ خود قابل عبرت بنا دی جاتی ہے۔

محبت کی ابتداء رضائے الٰہی ہے اور محبت کی انتہا بقائے الٰہی۔

آج کا مسلم خدا کو مانتا ہے حکم خدا کو نہیں مانتا حکم خدا کو جانتا ہے خدا کو نہیں جانتا۔

جہاں تک عقل رسا ہے وہ خدا نہیں جو خدا ہے اس تک عقل رسا نہیں۔

جوانمردان افعال کو اختیار کرتے ہیں جو اللہ کی صفات سے ہیں۔ تو بھی ان افعال کو اختیار کر کہ بزرگ ہو۔

قبل از عطاء اور بعد از عطاء عطاء کنندہ پر نگاہ رکھو، نہ کہ عطاء پر۔ کہ یہ خصلت کتوں اور جیل کوؤں کی ہے کہ عطاء ہوتے ہی اس میں منہمک ہو جاتے ہیں۔

شریف لوگ وہ ہیں جو صاحب شرف ہیں یعنی جو دنیا و آخرت کا شرف رکھتے ہیں دنیا کا شرف یہ ہے کہ خدا ان کیساتھ ہے، اور آخرت کا شرف یہ ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ہیں۔

خدا کو خود کیساتھ دیکھنا ہے خدا کیساتھ خود کو دیکھنا فنا ہے۔ خود کو فنا کر صرف خدا کو دیکھنا بقا ہے۔

پند و نصائح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کے یہ معنی ہیں کہ ہر فعل میں آنحضرتؐ کی پیروی کی جائے نہ کہ کاغذ سیاہ کئے جائیں (حضرت شیخ ابوالحسن خرقانیؒ)

عمل سے زیادہ اس کا اہتمام کرو تاکہ عمل زیادہ مقبول ہو یعنی سنت کے مطابق کر کے اس کو قبولیت کے لائق بناؤ۔ کیونکہ تقویٰ اور اخلاص کے ساتھ کوئی ادنیٰ عمل بھی قلیل نہیں رہتا اور جو عمل اللہ کے نزدیک مقبول ہو اس کو قلیل کیسے کہہ سکتے ہیں (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ اس علم میں وسعت دیتا ہے اور علم (لدنی) جو اس کو حاصل نہ تھا اس کو سکھاتا ہے۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

نیک عمل کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے۔ یقین جانو جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے اس کے لئے قرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔ (حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

یہ سب سے بڑی حماقت ہے کہ کام دوزخ کے کرو اور

باقی صفحہ ۲۶ پر

قسط نمبر

یہ ہے قادیانی مذہب

یہ مضمون مملکت عربیہ سعودیہ نے حج کے ایام میں شائع کر کے تقسیم کیا۔ بعض باتیں اس میں توجہ طلب ہیں۔ پھر بھی ہم اسے بلا ترمیم و تنسیخ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

البدر، مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں ایک مضمون کے تحت جس کا عنوان تھا۔ ہمارا دعویٰ۔ کہ ہم رسول و نبی ہیں، اس نے لکھا: "اللہ کے حکم کے مطابق میں اس کا نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کرتا ہوں تو میں گناہ گار ہوں۔ اگر خدا مجھے اپنا نبی کہتا ہے تو میں اس کی نفی کیسے کر سکتا ہوں میں اس حکم کی تعمیل اس وقت تک کرتا رہوں گا، جب تک اس دنیا سے کنارہ نہ کر لوں۔"

(دیکھئے مسیح موعود کا خط بنام مدیر اخبار عام، لاہور) یہ خط مسیح موعود نے اپنے انتقال سے صرف تین دن پہلے لکھا تھا۔ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے یہ خط لکھا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو، اس کے انتقال کے دن اس اخبار میں شائع ہوا۔

کلمۃ الفصل، (قول فیصل) مصنفہ بشیر احمد قادیانی اور REVIEW OF RELIONS نمبر ۳، جلد ۱۴، صفحہ ۱۱۰ پر شائع شدہ میں یہ عبارت شامل ہے: ۔

"اسلامی شریعت نے ہمیں نبی کا جو مطلب بتایا ہے۔ وہ اس کی اجازت نہیں دیتا کہ مسیح موعود استعارتاً نبی ہو، بلکہ اس کا سچا نبی ہونا ضروری ہے۔"

حقیقت النبوۃ، مصنفہ مرزا محمود احمد میں مصنف صفحہ ۲۲۸ پر اپنے منشور میں بعنوان "احمدیہ میں داخلے کی شرائط" کے عنوان سے اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے۔ مسیح موعود (یعنی غلام احمد) اللہ تعالیٰ کے نبی کا انکار سخت گستاخی ہے جو ایمان سے محرومی کی طرف لیجا سکتی ہے۔

بعض دوسرے نبیوں پر اپنی فضیلت کا غرور اور بحث

غلام احمد پر غرور اور تکبر بری طرح چھایا ہوا تھا۔ اس لیے اس نے دل کھول کر اپنی تعریف کی اس نے اپنی کتاب استفتاء، میں مندرجہ ذیل عبارت کا حوالہ دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس سے اس طرح خدا نے خطاب کیا۔ میرے لیے تم میری وحدانیت اور انفرادیت کے بمنزلہ ہو۔ میرے لیے تم بمنزلہ میرے عرش کے ہو۔ میرے لیے تم بمنزلہ میرے بیٹے کے ہو۔"

احمد رسول العالم الموعود، نامی کتاب میں شامل ایک مضمون میں وہ کہتا ہے:

"حقیقت میں مجھے اللہ القدیر نے خبر دی ہے کہ اسلامی سلسلہ کا مسیح موسوی سلسلہ کے مسیح سے بہتر ہے۔" اسلامی سلسلہ کے مسیح سے اس کی مراد بذات خود ہے۔ اسی لیے غلام احمد عیسیٰ سے بہتر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے دعووں میں سے ایک اور یہ ہے کہ خدا نے یہ کہتے ہوئے اس سے کلام کیا: "میں نے عیسیٰ کے جوہر سے تمہاری تخلیق کی اور تم اور عیسیٰ ایک ہی جوہر سے ہو اور ایک ہی ہو۔"

(حمامۃ البشریٰ سے) وہ کہتا ہے کہ وہ عیسیٰ سے بہتر ہے رسالہ تعلیم، میں صفحہ ۷ پر وہ کہتا ہے: "اور یقینی طور سے جان لو کہ عیسیٰ کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ کہ اس کا مقبرہ سرینگر کشمیر میں محلہ خانیار میں واقع ہے۔ اللہ نے اس کی وفات کی خبر کتاب العزیز میں دی۔ اور مجھے مسیح ناصری کی شان سے انکار نہیں حالانکہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ محمدی مسیح، مسیح ناصری سے بلند مرتبہ ہوگا۔ تاہم میں ان کا نہایت احترام کرتا ہوں کیوں کہ وہ امت موسوی میں خاتم الخلفاء تھے۔ جس طرح میں امت محمدی میں خاتم الخلفاء ہوں جس طرح مسیح ناصری ملت موسوی کا مسیح موعود تھا اس طرح میں ملت اسلامیہ کا مسیح موعود ہوں۔"

وہ محمدؐ پر بھی افضلیت کا دعویٰ کرتا ہے۔

حقیقت النبوۃ، مصنفہ مرزا محمود احمد، خلیفہ ثانی کے صفحہ ۲۵۷ پر مصنف کہتا ہے: غلام احمد حقیقت میں بعض اولی العظم رسولوں سے افضل تھے۔"

الفضل، جلد ۱۴، شمارہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء سے مندرجہ ذیل اقتباس پیش ہے۔ "حقیقت میں انہیں بہت سے انبیاء پر فوقیت حاصل ہے اور وہ تمام انبیاء کرام سے افضل ہو سکتے ہیں۔

اسی صحیفہ الفضل کی پانچویں جلد میں ہے:

"اصحاب محمد اور مرزا غلام احمد کے تلامذہ میں کوئی فرق نہیں، سوائے اس کے کہ وہ بعثت اول سے تعلق رکھتے تھے اور یہ بعثت ثانی سے (شمارہ نمبر ۹۲ مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء)

الفضل، کی تیسری جلد میں ہم پڑھتے ہیں: "مرزا محمد ہیں۔ وہ خدا کے قول کی تائید کرتا ہے اس کا نام احمد ہے۔" (انوار خلافت، صفحہ ۲۱) یہ کتاب یہاں تک کہتی ہے کہ غلام کو محمد پر بھی افضلیت حاصل ہے خطبات الہامیہ، صفحہ ۷ پر خود غلام احمد کہتا ہے کہ "محمد کی روحانیت نے عام وصف کے ساتھ پانچویں

ہزارے کے دور میں اپنی تجلی دکھائی اور یہ روحانیت اپنی اجمالی صفات کے ساتھ اس ناکافی وقت میں غایت درجہ بلندی اور اپنے منتہا کو نہیں پہنچی تھی۔ پھر چھٹے ہزارے میں (یعنی مسیح موعود غلام احمد کے زمانے میں) اس روحانیت نے اپنے انتہائی عالیشان لباس میں اپنے بلند ترین مظاہر میں اپنی تجلی دکھائی۔" اپنے رسالہ "اعجاز احمدی" میں وہ یہ اضافہ کرتا ہے۔

"ان کے لیے چاند کی روشنی گہنا گئی۔ کیا تمہیں اس سے انکار ہے کہ میرے لیے چاند اور سورج، دونوں کو گہن لگا۔"

اس کا دعویٰ کہ اُسے خدا کا بیٹا ہونے کا فخر حاصل ہے اور وہ بمنزلہ عرش کے ہے

استفتاء کے صفحہ ۸۲ پر غلام کہتا ہے کہ "تم بمنزلہ میری وحدانیت اور انفرادیت کے ہو۔ لہٰذا وقت آگیا ہے کہ تم خود عوام میں ظاہر کرو اور واقف کرادو۔ تم میرے لیے بمنزلہ میرے عرش کے ہو۔ تم میرے لیے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہو۔ تم میرے لیے ایک ایسے مرتبہ پر فائز ہو جو مخلوق کے علم میں نہیں۔"

اجماع امت محمدیہ کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین تھے، کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا اور یہ کہ جو اس سے انکار کرتا ہے وہ کافر ہے

قرآن پاک، سنتِ رسول اور اجماع امت سے بے پرواہ غلام احمد دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے۔ شریعت کے یہ تینوں ماخذ اس کے ثبوت میں شہادت دیتے ہیں کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین اور النبیین ہیں۔

قرآن میں خدا کا قول ہے، "محمد تم لوگوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔" خاتم بکسرِ 'تا'، پڑھا جائے تو صفت کا اظہار کرتا ہے جو محمد کو انبیاء کرام میں سب سے آخری بیان کرتی ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ کے بعد کوئی بھی شخص مقام نبوت کو نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ ایک ایسی چیز کا مدعی ہے جو اس کی رسائی سے باہر ہے۔ اسی لفظ کو بفتح 'تا'، خاتَم پڑھا جائے تو بھی عرب علماء لغت کے مطابق اس کے یہی معنی و تعبیر ہوگی حقیقت میں مفسرین و محققین نے اس کا یہی مطلب لیا ہے اور سنت صحیحہ نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ امام بخاری کی صحیح بخاری میں ابوہریرہؓ سے ایک روایت کی گئی ہے اور انہوں نے خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ فرمایا "بنی اسرائیل کی رہبری نبیوں کے ذریعہ کی گئی۔ ایک نبی کی وفات کے بعد دوسرے نبی نے اس کی جانشینی کی۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

صحیح بخاری میں ایک دوسری احادیث نقل کی گئی ہے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے: میری اور مجھ سے قبل آنے والے نبیوں کی مثال اس شخص کے معاملہ جیسی ہے کہ اس نے ایک مکان بنایا، خوب اچھا اور خوبصورت لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ یہ مکان دیکھنے آتے اور مکان کی تعریف و توصیف کرتے، مگر کہتے "وہ ایک اینٹ نہیں رکھ دیتے تم؟" رسول خدا نے کہا "وہ اینٹ میں ہوں — اور میں خاتم النبیین ہوں۔" مسلم کی روایت کے مطابق جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے کہا "اس اینٹ کی جگہ میں ہوں میں آیا اور انبیاء پر مہر لگادی۔"

یہی اجماع المسلمین ہے اور ضرورتاً مذہب کی ایک حقیقت معلومہ بن گیا ہے۔ خاتم النبین، کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ کا قول ہے، "اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنی کتاب میں کہا ہے، جیسا کہ اس سے سنت متواترہ میں کہا، کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ انہیں جان لینے دو کہ اس کے بعد جو کوئی اس مقام کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب مکار، فریبی اور دجال ہے۔" آلوسی نے اپنی تفسیر میں کہا: "اور یہ حقیقت کہ وہ (محمد رسول اللہ) خاتم النبین ہیں یہ قرآن پاک میں بیان کی گئی حقیقت ہے۔ سنت نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اور امت کا بالاتفاق اس پر اجماع ہے لہٰذا جو کوئی بھی اس کے برخلاف دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے۔"

خاتم النبین کی قادیانی تفسیر

رسالہ "تعلیم" میں صفحہ ۹ پر غلام احمد کہتا ہے: "ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، سوائے اس کے جس کو بطور جانشین ردا محمد عطا کی گئی ہو۔ اس کی ایک دوسری تاویل یہ ہے: "میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا" والی حدیث کا مطلب یوں کیا جاتا ہے کہ ان کے بعد (یعنی محمدؐ کے بعد) ان کی امت کے علاوہ کسی دوسری امت سے کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یہ دوسری تاویل دراصل غلام نے ایک دوسرے جھوٹے نبی اسحاق الاخرس سے نقل کی ہے۔ جو سفاح کے زمانہ سے ظاہر ہوا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ دو فرشتے اس کے پاس آئے اور اس سے کہا۔ کہ وہ نبی تھا۔ اس پر اس نے کہا: "یہ کیسے ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کہہ چکا ہے کہ رسول خدا محمد خاتم النبیین ہیں؟" اس کے جواب میں فرشتوں نے کہا "تم صحیح کہتے ہو، لیکن خدا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان نبیوں میں سب سے آخری تھے جو ان کے مذہب کے نہیں تھے۔"

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے خاتم النبیین، کی یہ تفسیر کی کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ محمدؐ انبیاء کا مہر ہیں تاکہ ان کے بعد آنے والے ہر نبی کی نبوت پر ان کی مہر تصدیق ثبت ہو۔ اس سلسلے میں یہ مسیح موعود کہتا ہے: "ان الفاظ (یعنی خاتم النبیین) کا مطلب یہ ہے کہ اب کسی بھی نبوت پر ایمان نہیں لایا جاسکتا تاوقتیکہ اس پر محمدؐ کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو۔ جس طرح کوئی دستاویز اس وقت تک معتبر نہیں ہوتی جب تک اس پر مہر تصدیق ثبت نہ ہوجائے۔ اسی طرح ہر وہ نبوت جس پر اس کی مہر تصدیق نہیں غیر صحیح ہے۔"

ملفوظات احمدیہ مرتبہ میں محمد منظور الٰہی قادیانی میں صفحہ ۲۹۰ پر درج ہے: "اس سے انکار نہ کرو کہ نبی کریمؐ انبیاء کی مہر ہیں۔ لیکن لفظ 'مہر' سے وہ مراد نہیں جو عام طور سے عوام الناس کی اکثریت سمجھتی ہے۔ کیونکہ یہ مراد نبی کریمؐ کی عظمت ان کی اعلیٰ و ارفع شان کے قطعی خلاف ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو نبوت کی نعمت عظمیٰ سے محروم کردیا۔ اس کا

صحیح مطلب یہی ہے کہ وہ انبیاء کی مہر ہیں۔ اب فی الحال کوئی نبی نہیں ہوگا سوائے اس کے جس کی تصدیق محمدؐ کریں ان معنی میں ہمارا ایمان ہے کہ رسول کریمؐ خاتم النبیین ہیں (الفضل مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

الفضل مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۲ء میں ہم پڑھتے ہیں:

"مہر ایک چھاپ ہوتی ہے سو اگر نبی کریمؐ ایک چھاپ ہیں تو وہ یہ کیسے ہو سکتے ہیں اگر ان کی امت میں کوئی اور نبی نہیں؟"

باقی آئندہ

بقیہ: پند و نصائح

طمع نشت کی رکھو۔ (حضرت یحییٰ معاذؒ)

وقت کو غنیمت سمجھو:۔ اغیار سے خالی ہونے والے وقت کا انتظار نہ کرو کیونکہ تجھکو اس کے مراقبہ اور نگہداشت سے جس حال میں ٹھہرا رکھا ہے جدا کر دیگا (شیخ ابن عطاءؒ)

شرح:۔ اکثر دنیا میں پھنسے ہوئے لوگ اس کے منتظر رہا کرتے ہیں کہ فلاں فلاں کام ہم کر لیں تو پھر فراغت سے یاد الٰہی میں مشغول ہوں گے جب وہ کام ہو جاتے ہیں تو دوسرے کام اُبھاتے ہیں لہٰذا اطمینان کے وقت کا انتظار نہ کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ بس یہی وقت ہے اور دوسرا وقت نہیں ہے۔ (اکمال الشیم)

استقامت:۔ یہ ہے کہ وقت حاضر کو قیامت سمجھو۔ (حضرت شبلیؒ)

شرح:۔ یہ سمجھنا وقت کی قدر و قیمت کو بڑھا دیتا ہے اور غفلت میں جو وقت گذر رہا ہے اس سے انتباہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ: جہاد کشمیر

اور قادیانی سازش کا نتیجہ ہے۔

۸:۔ آزاد کشمیر کے تمام علماء مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر قادیانیوں اور بھارتی ایجنٹوں کے خلاف جہاد میں شریک ہوں۔

۹: آزاد کشمیر میں فی الفور مرتد کی سزا جو شریعت میں موجود ہے نافذ کی جائے۔

۱۰: قادیانی ایک منظم سازش کے تحت آزاد کشمیر میں

بھی مشرقی پاکستان جیسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ نادان سیاستدان ان کے جال میں پھنس گئے۔

قادیانی ملک و ملت کے غدار ہیں۔ یہ کسی کے بھی وفادار نہیں۔ جو نبی کا وفادار نہیں وہ کسی کا بھی وفادار نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے کشمیر کا کوئی لیڈر ان کو وفادار نہ سمجھے۔

بقیہ: آسمانی کتب

بھی حیرت انگیز طور پر بہت کم تعداد میں ہیں؛"

وھیری اپنی تفسیر "کمنٹری آن دی قرآن" میں تحریر کرتا ہے۔

"تمام قدیم صحیفوں میں قرآن سب سے زیادہ غیر مخلوط اور خالص ہے۔"

پامر اپنی کتاب "دی قرآن انٹروڈکشن" میں اعتراف کرتا ہے۔

"حضرت عثمانؓ کا ترتیب دیا ہوا متن اس وقت سے آج تک طے شدہ اور مسلم صحیفہ رہا ہے۔"

زیر نظر مضمون گاندھی کے ان الفاظ پر ختم کیا جاتا ہے۔

"میں نے تعلیمات قرآنی کا مطالعہ کیا ہے مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں۔ مجھے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ نظر آئی کہ یہ فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔" (ینگ انڈیا)

بقیہ: مولانا اشرف علی تھانویؒ

اللہ تعالیٰ کو ایسے کام کا مکلف نہیں بناتے جو اس کے اختیار میں نہ ہو۔ اگر شبہ ہو کہ جنت نظر نہیں آتی کہ ہم لگ کر اس میں چلے جائیں تو جواب یہ ہے کہ بعض چیزیں بلاواسطہ اختیاری ہوتی ہیں جیسے کھانا کھانا اور بعض اسباب کے ذریعہ سے اختیاری ہوتی ہیں۔ جیسے کلکتہ یا بمبئی جانا کہ گاڑی کے ذریعہ سے پہنچنا اختیاری ہے چھلانگ لگا کر پہنچنا اختیار میں نہیں ہے۔ اور زیادہ کام دنیا میں ایسے ہی ہیں جیسے غلہ کے لئے کھیتی کرنا نفع کے لئے تجارت کرنا بچے کے لئے نکاح کرنا اسی طرح قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ نیک عمل کرو گے ہوں سے بچو تو دوزخ سے بچ جاؤ گے اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اعدت للکافرین کہ دوزخ کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے کفر سے بچو گے تو دوزخ سے بچ جاؤ گے۔

اعدت للمتقین کہ جنت متقی لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے معلوم ہوا کہ متقی بن جاؤ گے تو جنت مل جائے گی پھر متقی کیسے بنتا ہے اس کا ذکر قرآن پاک میں جا بجا ہے کہ اعمال صالحہ کرنے والا متقی ہوتا ہے مثلاً نفلی خیرات دینا، معاف کرنا سب عمل اچھے طریقے سے کرنا، توحید و رسالت قیامت فرشتوں اور کتابوں پر ایمان لانا نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، وعدہ پورا کرنا، صبر کرنا، غرض دین کے سب حصوں پر عمل کرنے سے متقی بنتا ہے تو یہ تدبیریں ہیں متقی بننے کی اور جنت میں جانے کی جو اللہ تعالیٰ بیان فرما رہے ہیں۔

یہ بھی سب اختیاری تو معلوم ہوا کہ جنت میں جانا ہمارے اختیار میں ہوا باقی رہا یہ شبہ کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو نیک کام ہوں گے تو یہ بات تو کھیتی کرنے اور ملازمت کرنے میں بھی ہے۔ وہاں آپ یہ کہہ رہتے ہیں۔

رزق ہر چند بیگماں برسد
لیک شرط است جستن از درہا

کہ اگرچہ بیشک رزق پہنچتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ رزق کے دروازوں سے اس کو تلاش کیا جائے ایسے ہی جب کہا جاتا ہے کہ موت تو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہی آئے گی سانپ بچھو سے کیوں بچتے ہو تو کہتے ہیں

اگرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدہا

کہ اگرچہ کوئی وقت مقررہ کے بغیر نہ مرے گا لیکن تم اژدہے کے منہ میں نہ جاؤ۔ یہ کہا کہ آخرت کے کاموں میں توکل اور دنیا کے کاموں میں کوئی توکل نہیں ہمت سے جنت کے اسباب میں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں۔

بقیہ: محبت رسولؐ

نیز عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپؐ سے محبت رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا دیکھ لو کیا کہتے ہو، اس نے عرض کیا کہ واللہ میں آپؐ کو محبوب رکھتا ہوں جب انہوں نے اس بات کو تین بار کہا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو فقر کے لئے تیار ہو جاؤ۔

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملّت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح	اردو	۱۰
۶	رئیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹیؒ رح	〃	۲۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ	〃	۲۵
۱۰	کلمۃ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہٗ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہٗ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گوئیم حق گوئیم	ستیا بن گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	مغلظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	〃	۵
۲۰	جیس - JESUS	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	انگلش	۵
۲۱	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ		〃	۱۰
۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ	اردو	۲۵

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کیا جاتا ہے اس لیے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتاب وی۔پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

جنّت میں
گھر بنائیں

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصّہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ